



THE SENATE OF PAKISTAN DEBATES

OFFICIAL REPORT

Monday, June 17, 2019
(290th Session)
Volume V, No.03
(No. 01 - 08)

Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad

Volume V
No.03

SP. V(03)/2019
15

Contents

1.	Recitation from the Holy Quran.....	1
2.	Leave of Absence.....	2
3.	Presentation of Report of Standing Committee on Interior regarding hurdles faced by the people in issuance of CNIC.....	3
4.	Presentation of Report of the Standing Committee on Interior regarding murder of Afzal Kohistani and blocking of Identity Cards of families of notables in Khyber Pakhtunkhwa.....	4
5.	Presentation of report of the Standing Committee on Interior regarding demolition of buildings near Islamabad Airport, Khasmir Highway, Islamabad.....	4
6.	Further discussion on the Finance Bill, 2019-20.....	5
	• Senator Nauman Wazir Khattak.....	5
	• Senator Chaudhary Tanvir Khan.....	12
	• Senator Dr. Sikandar Mandhro.....	18
	• Senator Mian Muhammad Ateeq Shaikh.....	24
	• Senator Mushtaq Ahmed.....	28
	• Senator Muhammad Asad Ali Khan Junejo.....	36

SENATE OF PAKISTAN SENATE DEBATES

Monday, June 17, 2019.

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at thirty minutes past four in the evening with Mr. Chairman (Mr. Muhammad Sadiq Sanjrani) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔

قُلْ لِّعِبَادِيَ الَّذِينَ آمَنُوا يُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِيَ يَوْمٌ لَا بَيْعٌ فِيهِ وَلَا خِلَالٌ۔ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَأَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجَ بِهِ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِأَمْرِهِ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْأَنْهَارَ۔ وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَائِبَيْنِ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ۔ وَآتَاكُم مِّن كُلِّ مَا سَأَلْتُمُوهُ ۚ وَإِن تَعُدُّوا نِعْمَتَ اللَّهِ لَا تَحْصُوهَا ۗ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَظَلُومٌ كَفَّارٌ۔

ترجمہ: میرے بندوں سے کہہ دو جو ایمان لائے ہیں نماز قائم رکھیں اور ہمارے دیئے ہوئے رزق میں سے پوشیدہ اور ظاہر خرچ کریں اس سے پہلے کہ وہ دن آئے جس میں نہ خرید و فروخت ہے نہ دوستی۔ اللہ وہ ہے جس نے آسمان اور زمین بنائے اور آسمان سے پانی نازل کیا پھر اس سے تمہارے کھانے کو پھل نکالے اور کشتیاں تمہارے تابع کر دیں تاکہ دریا میں اس کے حکم سے چلتی رہیں اور نہریں تمہارے تابع کر دیں۔ اور سورج اور چاند کو تمہارے تابع کر دیا جو ہمیشہ چلنے والے ہیں اور تمہارے لیے رات اور دن کو تابع کیا۔ اور جو چیز تم نے اس سے مانگی اس نے تمہیں دی اور اگر اللہ کی نعمتیں

شمار کرنے لگو تو انہیں شمار نہ کر سکو بے شک انسان بڑا بے انصاف اور ناشکرا ہے۔

سورۃ البراہیم (آیت 31 تا 34)

جناب چیئرمین: جزاک اللہ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ السلام و علیکم، Leave applications.

Leave of Absence

جناب چیئرمین: سینیٹر نعمان وزیر خٹک نے ملک سے باہر ہونے کی بناء پر مورخہ 20 جون تا اختتام حالیہ اجلاس کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟
(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر محمد اکرم بعض نجی مصروفیات کی بناء پر مورخہ 14 جون کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟
(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر ثناء جمالی بعض نجی مصروفیات کی بناء پر مورخہ 14 جون کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں تھیں اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟
(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر قراۃ العین مری ناسازی طبیعت کی بناء پر مورخہ 11 جون کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں تھیں اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟
(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر سردار محمد شفیق ترین بعض نجی مصروفیات کی بناء پر مورخہ 11 جون کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟
(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر میاں رضا ربانی نے بعض نجی مصروفیات کی بناء پر آج مورخہ 17 جون کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟
(رخصت منظور کی گئی)

Mr. Chairman: Order No.2, Senator Abdul Rehman Malik, Chairman, Standing Committee on Interior, on his behalf Senator Muhammad Javed Abbasi Sahib please move Order No. 2.

سینیٹر محمد جاوید عباسی: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب میں Order No. 2 تو move کر دوں گا لیکن میں یہ point ویسے بھی raise کرنا چاہ رہا تھا کہ آج بجٹ اجلاس ہے، بات کرنی ہے لیکن حکومتی بنچوں کی طرف آپ دیکھ لیں، سینیٹر سید شبلی فراز صاحب کی مہربانی کہ وہ ہمیشہ کی طرح تشریف لائے ہیں۔ جب میں حکومتی بنچوں کی طرف دیکھتا ہوں تو مجھے قبرستان کا سناٹا نظر آ رہا ہے۔
جناب چیئرمین: آپ report lay کریں۔

Presentation of Report of Standing Committee on Interior regarding hurdles faced by the people in issuance of CNIC

Senator Muhammad Javed Abbasi: I, on behalf of Chairman, Standing Committee on Interior present report of the Standing Committee on a point of public importance raised by Senator Sardar Muhammad Yaqoob Khan Nasar on 24th January, 2019 regarding the hurdles faced by the people in the issuance of CNIC.

جناب چیئرمین: سینیٹر محمد جاوید عباسی صاحب آہستہ پڑھیں تاکہ سمجھ آئے۔

The report stands laid. Order No. 3, Senator Abdul Rehman Malik, Chairman, Standing Committee on Interior, on his behalf Senator Muhammad Javed Abbasi, may move Order No. 3.

سینیٹر محمد جاوید عباسی: جناب چیئرمین! میں چونکہ سینیٹر عبدالرحمن ملک صاحب کے

behalf پر report پیش کر رہا ہوں۔ وہ چلتے بھی تیز ہیں، meeting بھی تیز کرتے ہیں اور پڑھتے بھی تیز ہیں۔ ان کا حکم تھا کہ اس کو جاری رکھیں۔ اب آپ کا حکم آگیا ہے تو میں آہستہ پڑھوں گا۔ جناب چیئرمین: آپ ان کے نقش قدم پر نہ ہی چلیں تو ٹھیک ہے۔ سینیٹر محمد جاوید عباسی: میں ان کے نقش قدم پر نہیں چلتا لیکن ان کی report اسی انداز میں پیش کر رہا ہوں۔ جناب چیئرمین: ٹھیک ہے جلدی بتائیں۔

Presentation of Report of the Standing Committee on Interior regarding murder of Afzal Kohistani and blocking of Identity Cards of families of notables in Khyber Pakhtunkhwa

Senator Muhammad Javed Abbasi: I, on behalf of Chairman, Standing Committee on Interior present report of the Standing Committee on a point of public importance raised by Senator Muhammad Usman Khan Kakar on 7th March, 2019, regarding murder of Afzal Kohistani and blocking of Identity Cards of families of notables in Khyber Pakhtunkhwa.

Mr. Chairman: Report stands laid. Order No. 4, Senator Abdul Rehman Malik, Chairman, Standing Committee on Interior, on his behalf Senator Muhammad Javed Abbasi may move Order No.4.

Presentation of report of the Standing Committee on Interior regarding demolition of buildings near Islamabad Airport, Khasmir Highway, Islamabad

Senator Muhammad Javed Abbasi: I, on behalf of Chairman, Standing Committee on Interior present report of the Standing Committee on a point of public importance raised by Senator Engr. Rukhsana Zuberi on

18th September, 2018, regarding demolition of buildings near Islamabad Airport, Kashmir Highway, Islamabad.

Mr. Chairman: Report stands laid.

Further discussion on the Finance Bill, 2019-20

Mr. Chairman: We may now take up Order No. 5, regarding further consideration of following motion moved by Mr. Muhammad Hammad Azhar, Minister of State for Revenue on 11th June, 2019:-

“That the Senate may make recommendation to the National Assembly on the Finance Bill, 2019, containing the Annual Budget Statement, under Article 73 of the Constitution.” Senator Nauman Wazir Khattak Sahib.

(مداخلت)

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے Minister of State سے کہتے ہیں، آپ تشریف رکھیں۔ سینیٹر نعمان وزیر خٹک صاحب۔

Senator Nauman Wazir Khattak

سینیٹر نعمان وزیر خٹک: اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب چیئرمین! میں جمعہ کو بات کر رہا تھا جو ختم نہیں ہوئی تھی۔ آپ کو یاد ہوگا، نہیں تو میں تھوڑا سا بتا دوں۔ جناب! جب session adjourn ہوا تو میں بات کر رہا تھا that was regarding 30,000 billion debt جو ہم پر آیا ہوا ہے، اس میں سے 6000 billion جب ان کی حکومت آئی تھی، اس وقت تھا اور 24000 billion ان دس سالوں میں add ہوا۔ میں یہ کہہ رہا تھا کہ you had a choice کہ آپ consumption based debt لیتے جائیں، باہر کے ملکوں سے چیزیں آتی رہیں اور آپ اپنا کام چلاتے رہے اور اس پر دوسرے لوگوں کے کارخانے چلتے رہے we did not offer that, we opted for self-generated revenue اور اس جگہ پر expenditure کریں جو sustainable expenditure

ہو۔ میں اس کی definition کر دوں کہ جو پیسا return کرتا ہے، عوام کے فائدے میں ہو۔ بد قسمتی سے ان دس سالوں میں جو 24 trillion loan لیا گیا، وہ اتنا خاص عوام کے مفاد میں نہیں تھا، وہ سرمایہ داروں کے مفاد میں تھا۔ اگر میٹروں پر لاہور میں بنی تو سرمایہ داروں کے لیے بنی۔ اس طرح کے اور جو کام کیے گئے جو عوام اور غریبوں کے مفاد میں نہیں تھے، ہم اس چیز کے totally against ہیں and we have to admonish this thing جو ماضی میں ہوا کہ کچھ غلط جگہوں پر لگایا گیا اور جو کرپشن ہوئی، وہ آپ سب کے سامنے ادارے جو enquiries کر رہے ہیں کہ 24 trillion روپے کی کرپشن ہوئی، اس میں سے کچھ تو لگا، وہ بھی غلط جگہ لگا لیکن جو پیسا siphon of ہوا، remarkable siphon off ٹھیکیداروں کی مثال دیکھتے ہیں، میرا steel کا بھی کاروبار ہے، سارے ٹھیکیدار آکر ہمیں بتاتے ہیں کہ آپ نے فلاں کو اتنا دیا، فلاں کے ساتھ ہمارا اتنا share تھا، فلاں کے ساتھ اتنا share اور پنجاب میں جس طرح پیسوں کی لوٹ مار ہوتی رہی، unbelievable لوٹ مار ہوتی رہی۔ ہم بے چارے بلوچستان والوں کو کہتے ہیں، وہاں پر pseudo سڑکیں بنائی گئیں۔ سڑکیں ہیں نہیں، کچا road ہے اور کہا گیا کہ اس کی payment ہوئی ہے اور اب وہ deteriorate ہونا شروع ہو گئی ہیں۔ We have made horrible roads. یہ سب کچھ دیکھتے ہوئے ہم نے سوچا کہ اس کو صحیح طور پر کریں اور پیسا وہاں خرچ ہونا چاہیے اور غریبوں کی طرف جانا چاہیے۔ جناب! آپ نے اگلے سال 5550 billion generate کرنے ہیں، کس سے generate کریں؟ Choice یہ تھی کہ غریبوں سے کریں یا مالداروں سے کریں۔ اس کے اندر we had a choice کہ مالداروں کو کریں یا کس کو کریں تو ہم نے وہ راستہ اختیار نہیں کیا، ہم غریبوں پر نہیں لگائیں گے اور ان کو targeted subsidies گے، مالداروں پر ٹیکس لگائیں گے اور ہم مالدار (PML(N) کی حکومت کی طرح اس کو نہیں کہتے جو ایک لاکھ کماتا ہے، وہ اس کو کہتے ہیں کہ یہ غریب ہے، کوئی غریب نہیں ہے کیونکہ جو پچاس ہزار روپے سے زیادہ کماتا ہے، وہ مالدار ہے۔ He has to pay tax. ایک لاکھ روپے ماہانہ اور بارہ لاکھ روپے سالانہ کمانے والا بارہ سو روپے ٹیکس دے گا، tax net, documented sector میں آئے گا۔ Previous government نے documented sector کو ختم کر دیا اور actual tax دینے والے لوگ آٹھ لاکھ پر آ گئے ہیں۔ آپ کے سامنے figures آئے کہ ایسی

280 companies/organizations ہیں جو 80% tax دے رہے ہیں، یہ چیزیں سامنے آنی شروع ہوئیں۔

جناب! میں آپ کو ایک glaring چیز دکھاتا ہوں، Opposition and Treasury والے بیٹھے ہیں، آپ نے 98 billion defence production ان اداروں کو جو سرکار کے defence کے کارخانے ہیں، ان کو دیا، آج تک اس کو question نہیں کیا گیا yes we ask them کہ اپنا viable business plan لائیں کہ آپ کس طرح اس کی viability بنائیں گے اور یہ چیزیں سامنے آنی چاہئیں۔ کوئی غلط projects بھی لگے ہیں، KP میں ایک bridge بننا which is known as a selfie bridge وہ استعمال ہی نہیں ہوتا کیونکہ poor designing, poor manufacturing۔ آپ BRT کی بات کرتے ہیں، BRT Peshawar کا Consultant Mott Macdonald تھا، جناب چیئرمین! یہ وہ Consultant ہے جس نے اسلام آباد کا انٹرپورٹ بنایا ہے۔ اسی نے وہ boarding bridge بنایا جو گر گیا۔ یہ وہی Consultant ہے جس سے آپ کی کمیٹی نے جا کر پوچھ گچھ کی تو اس نے free of cost کرنے کا کہا۔ اب پشاور کا Consultant بھی Mott Macdonald ہی ہے اور اس نے وہ route design کیا اور اس route پر ایسی جگہیں بھی ہیں جہاں سے 18 meter کی بس بھی نہیں گزر سکتی۔ So we keep these things in mind اور ہم اس میں sustainable development کرنا چاہیں گے۔ ایک اور چیز جو بڑی عجیب نظر آتی ہے، آپ کو Bureaucrats figures دیتے ہیں اور وہ آپ کے سامنے چیزیں لاتے ہیں اور اس پر سیاستدان decide کرتے ہیں کہ عوام کے فائدے کے لیے یہ project کیسا ہے۔ اگر صحیح figures سامنے آئیں تو اس کے مطابق صحیح ہوتا ہے so my caution to everyone is اور Bureaucrats سے بھی یہ کہنا ہے کہ جب آپ figures اور ایک higher authorities, political تو project present tell us government کو صحیح مشورہ دیں۔ Stand up to it اگر ہم کوئی غلط بات کریں کہ غلط بات کر رہے ہیں، مہربانی کر کے ہاں میں ہاں نہ ملائیں we have enough of this thing. So as a PTI Senator, being in the government, I am telling the Bureaucrats that give us a straight punch on

longer ہم our face if we are saying something wrong. run میں national interest میں بات کرتے ہیں اور میں اسی جملے میں کہوں گا کہ اگر کسی نے کرپشن کی ہے، پچھلی حکومت میں جس نے کی ہے we are not going to leave him whether he is a politician, a Bureaucrat or he is anyone. I am telling you the Prime Minister is deadly focused, he is not going to leave anyone. So do not take it personal اگر آپ personal لینا شروع کر دیں تو پھر آپ کو مسئلہ ہی ہوگا، دال میں کچھ کالا ہوگا، اس لیے do not take it personal, no one should take it personal. یہ ہم نے اپنی future generations کے لیے سخت قسم کی accountability کرتی ہے۔

پچھلی حکومت میں CPEC بنایا گیا، بلوچستان میں آپ نے four lane roads بنا دیں، وہ design بنا کر بلوچستان کے لوگوں کو خوش کیا۔ My question is, how much is the traffic on these roads? آپ نے صرف چین کے transit bank پر traffic کیا؟ The question comes up did the Chinese give you any data of traffic کیونکہ ہم نے ان کے لیے قرض لے کر roads بنادیں جو کہ ہم نے LIBOR plus 4.5% plus 7% insurance کے rate پر واپس کرنا ہے۔ Gwadar airport grant ہے لیکن کچھ ایسا loan ہے جو بہت مہنگا ہے۔ آپ کہتے ہیں کہ آپ نے IMF کا مہنگا قرض لیا IMF sorry, your figures are all wrong کیونکہ IMF کا 3% loan پر ہے اور آپ نے 14 and 15% پر loan لیا اور PML(N) حکومت نے last time لیا، کوئی خفا نہ ہو، میں facts بتا رہا ہوں، آپ نے Sukuk bonds, Euro bonds 8.5% پر لیے، اس وقت انڈیا کی ایک چھوٹی سی Company Reliance 1.7% پر لے رہی تھی لیکن آپ نے اس پر لیا۔ آپ کے کیا ارادے تھے؟ وہ سارا پیسا کس نے arrange کیا and who was the person behind it؟ یہ enquiry ہونی چاہیے یا نہیں؟ Am I wrong? Anyone tell me if I am wrong کیونکہ اس وقت rate 1.7% چل رہا تھا تو 8% پر کس طرح لیا اور پیسے کس نے دیے۔ میں کسی کا نام نہیں لینا چاہتا کیونکہ

اپوزیشن والے شور کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ آپ نے ڈالر، یہاں business community والے بیٹھے ہیں، ایک چیز: real effective exchange rate ہوتی ہے۔ What is real effective exchange rate? یہ economics and finance کی ایک term ہے کہ dollar and rupee parity کیا ہونی چاہیے۔ یہ 146, 147 parity پر آتی ہے، اسحاق ڈار صاحب نے 104 پر hold کیا، مفتاح صاحب نے 117 and 166 کیا اور Caretaker نے 127 کر دیا۔

جناب چیئرمین! میں آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ was Miftah Sahib right or Ishaq Sahib was right, who is right? perception یہ ہے کہ Miftah was right, you should have floated market rate آپ نے جیسے کیا ہوا ہے۔ اس کی وجہ سے affect کیا آیا ہے، آپ کی imports کم ہوئیں۔ اس دن میرے ساتھ بیٹھ کر کوئی بات کر رہا تھا، ہمارا industrialist بھائی تھا، انہوں نے کہا کہ یہ جب 104 کا تھا، machinery کو چھوڑو، میں پانی کی ٹینکیاں بھی import کرتا تھا۔ Now no one is importing because it has become so expensive to import dollar and rupee کی parity ہی change ہو گئی ہے۔ صبح Commerce Committee کی meeting ہوئی، اس میں بھی یہ discuss کیا گیا کہ اب export کرنا viable ہے but how long does export take, it takes six months جب آپ supply chain دیکھتے ہیں، اس کا impact آنے کے لیے چھ مہینے لگتے ہیں۔ So, I for sure without... sincerely within my heart, I feel کہنا کہ changes اس طرح ہونی چاہئیں، اسے 145, and 145 ہو گا جو real term effective exchange rate ہے، اس پر چلنا چاہیے۔

جناب چیئرمین: سینیٹر نعمان وزیر خٹک صاحب! آپ wind up کریں کیونکہ کافی وقت ہو گیا ہے۔

سینیٹر نعمان وزیر خٹک: جناب! Zero rate کی بات ہے، Opposition والوں نے کہا کہ آپ نے textile اور 5 export sectors کو zero rated سے ہٹا دیا۔ Sir, my question to you is کہ اس ہال میں جتنے لوگ بیٹھے ہیں، کیا انہوں نے imported کپڑے پہنے ہیں یا لنڈے سے لئے ہوئے کپڑے پہنے ہیں، why؟ کیونکہ پاکستان میں کوئی کپڑا sale ہی نہیں ہو رہا۔ Textile والا show کرتا ہے کہ میں export کر رہا ہوں اور اس پر tax بھی نہیں دیتا اور کچھ بھی نہیں دیتا تو Tax shouldn't they be taxed? یہ طریقہ ہے کہ آپ zero rated ختم کریں کہ تم پاکستان میں چیز بناتے ہو، اس پر 17% tax دو گے جو export کرو گے، اس کا refund ہو گا۔ This is mechanism, is this wrong? Was this right کہ آپ سارے پاکستان میں ہر product اور industry پر 17% tax لگائیں، آپ نے لاڈلوں پر tax نہیں لگایا۔ آپ نے ان سے کہا کہ ہم آپ کو zero rated رکھتے ہیں، so, you have to tax, you have to generate revenue, آپ نے revenue generate کرنا ہے۔

جناب! آپ نے amnesty scheme کی بات کی، just for information ہم نے 2% and 4% amnesty دی ہے جب India میں amnesty scheme آئی تھی تو اس میں billions آئے تھے اور 49% tax تھا۔ amnesty scheme ہم 2% and 4% پہلے amnesty scheme میں strictness نظر نہیں آ رہی تھی۔ اب ہم اتنے strict laws لائے ہیں، ہم نے اتنی information جمع کر لی ہے، اس کے مطابق caution everyone کہ آپ نے amnesty scheme avail نہ کی، آپ 2, 3 and 4 months بعد پکڑے جائیں گے۔ So, everyone in this country should go for amnesty۔ اگر اس کے پاس کوئی grey amount ہے یا ایسا کچھ ہے۔ یہ بات کی گئی کہ یہ scheme اگر اس کے پاس کوئی grey amount ہے یا ایسا کچھ ہے۔ یہ بات کی گئی کہ یہ who was Yaqoob Khan? IMF کا serving آدمی نہیں تھا؟ عشرت حسین World Bank کا نہیں تھا؟ شمشاد اختر ADB کی نہیں تھیں؟ اب آپ کے باقر حسین آگئے ہیں۔ معین قریشی صاحب، شوکت عزیز اور محمد علی بوگرا all were imported.

Now, certainly you wake up and say کہ آپ نے باہر سے کس کو لانا ہے، یہ غلط ہو گیا ہے۔۔۔

جناب چیئر مین: انور صاحب! یہ کیا ہو رہا ہے؟

سینیٹر نعمان وزیر خٹک: جناب! Generator چل رہا ہے۔ میں finally کہوں گا کہ Opposition کو کیا کرنا چاہیے تھا، آپ نے جو چیزیں point out کرنی ہیں، آپ کی مرضی ہے۔ State owned enterprises 12 billion loss کر رہی ہیں، اس پر آج تک کسی نے کچھ بولا بھی نہیں ہے کہ اس پر حکومت کیا کر رہی ہے۔ آپ کا circular debt, we do not hurt anyone, he is talking about circular debt. luxury items، یہ بے تحاشا import ہو رہے ہیں، can we as a nation afford this? آپ قازقستان کی طرح یہ luxury items import کرنا بند کریں، Can we afford, we cannot afford، یہ biscuits آ رہے ہیں، یہ chocolates آ رہے ہیں۔ Can we afford, we cannot afford، آپ کو اس پر شور کرنا چاہیے، آپ اس پر بات کریں۔ جناب! میں finally کہوں گا کہ یہ charter of economy کی بات کرتے ہیں،

yes, we are for charter of economy، Leader of the House سے کہہ رہا تھا کہ charter of economy بالکل کرتے ہیں۔ جناب چیئر مین! میں آپ سے request کرتا ہوں کہ آپ سینیٹ کی ایک کمیٹی بنائیں کہ charter of economy بنائے اور charter of economy کریں۔ میں اپنی طرف سے کہوں گا، I do not know what the Leader of the House would say, let the Chairperson or Chairman of that committee, be from the Opposition but it has to be done in the national interest, یہ چیز بننی چاہیے۔

جناب! میں آخر میں ایک چیز کہوں گا کہ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ یہ bill National Assembly میں pass نہیں ہوگا، آپ سارے اپنا زور لگا رہے ہیں، Just a dream, what the future is going to be. Are we asking someone questioning the democratic process in Pakistan?

خاموش بیٹھے رہیں گے کہ bill pass نہیں ہوا اور آپ change of Government کا سوچ رہے ہیں، آپ کیا سوچ رہے ہیں، where are you heading آپ national interest کو دیکھیں، اگر bill میں کوئی خرابی ہے تو وہ خرابی بتائیں تو اس کو ٹھیک کریں۔ نہ کہ آپ ہلا گلا کریں کہ ہم bill pass نہیں ہونے دیں گے، this is not in the national interest. آپ کا بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: آپ کا شکریہ۔ سینیٹر چوہدری تنویر خان صاحب۔

Senator Chaudhary Tanvir Khan

سینیٹر چوہدری تنویر خان: جناب چیئرمین! آپ کا شکریہ۔ آپ نے اس لنگڑے لو لے بجٹ پر بولنے کا موقع فراہم کیا۔ اصل میں کسی بھی ملک کا بجٹ جسم کی مانند ہوتا ہے جس میں روح غریب عوام ہوتے ہیں اور اس میں business community کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ یہ بجٹ جب پیش کیا گیا تو یقین کریں، ہم یہ توقع کر رہے تھے کہ جس طرح انتخابات کے دوران محترم جناب وزیراعظم صاحب اور وزراء جو دعوے کرتے تھے کہ ہماری teams تیار بیٹھی ہیں اور ہم اس ملک کی تقدیر بدل دیں گے۔ بد قسمتی سے جب اس ملک کا بجٹ پیش ہوا تو اس ملک کا کوئی بھی فرد، اس کا تعلق کسی بھی شعبے سے رہا ہے، چاہے وہ ایک مزدور ہے یا industrialist ہے، تنخواہ دار طبقہ ہے، ریڑھی والا ہے، تانگے والا ہے، رکشے والا ہے، ہر شخص چیخ اٹھا ہے۔ جب bill پیش ہوا تو اس میں زراعت کے شعبے پر اتنی کاری ضرب لگائی گئی، ہمارے جتنے بھی زمیندار بھائی ہیں، وہ بلبلا اٹھے۔ آج یہ جب بات کرتے ہیں تو ان کے سامنے ایک ہی چیز ہوتی ہے کہ جتنی مہنگائی ہے، اس کی ذمہ دار نواز شریف کی حکومت تھی۔ جناب! نواز شریف کی جس وقت حکومت بنی تو پوری دنیا گواہ ہے کہ اس ملک میں سب سے بڑے مسائل تین تھے۔ سب سے پہلا مسئلہ یہ تھا کہ اس ملک میں دہشت گردی عام تھی۔ دوسرا یہ مسئلہ تھا کہ اس ملک میں energy کے مسائل تھے، کہ 16 and 18 گھنٹے load shedding ہوتی تھی اور سب سے اہم مسئلہ یہ تھا کہ اس ملک کی معیشت تباہی کے دہانے پر کھڑی ہوئی تھی۔ ساری دنیا دیکھ رہی تھی کہ پچھلے چند اوار میں 1 megawatt بجلی پیدا نہیں کی گئی تھی۔ حکومتوں کو مشکل حالات میں targets ضرور ملتے ہیں اور ان کی team ان targets کو face کرتی ہے۔ دنیا میں سب سے آسان کام تنقید کرنا ہے، آپ کسی شخص پر تنقید کر دیں، کوئی کتنا اچھا کام کر رہا ہے، آپ اس میں کوئی

اس طرح کا پہلو نکالیں تو ہر بندہ تنقید کر سکتا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے کہ یہ دنیا میں بڑا آسان کام ہے۔ دنیا میں جو سب سے مشکل کام ہے، وہ اپنی اصلاح کرنا ہے۔

جناب! میں آج یہ سمجھتا ہوں کہ جب وہ دور تھا کہ میاں نواز شریف کے دور میں 10000 megawatt بجلی پیدا کی گئی۔ اس ملک میں مہنگائی کی کمر توڑنے کے لیے، اس ملک میں منصوبوں کو روکنے کے لیے بہت ساری قوتیں ہیں اور آپ مجھ سے بہتر سمجھتے ہیں کہ جو CPEC کا منصوبہ ہے، یہ آغاز تھا۔ یہ project جب شروع ہونے لگا تو اس وقت بھی ایک سازش کے تحت اس project کو روکنے کے لیے آپ نے دیکھا کہ یہاں ایوان کے باہر کیا کیا تماشے لگائے گئے اور اس وقت یہ بھی کہا گیا کہ اس ملک میں Chinese Prime Minister کوئی investment نہیں کر رہا لیکن جناب قوموں اور لیڈروں پر trust ہوتا ہے۔ میاں نواز شریف کے دور حکومت میں پوری دنیا کے لوگ یہ سمجھتے تھے کہ یہ ایسا ملک ہے جس میں اتنی capacity ہے کہ یہاں پر کوئی بھی investment کی جائے وہ منافع بخش ہوتی ہے۔ کیونکہ پوری دنیا میں جو businessmen ہوتے ہیں یا جو ممالک کاروبار کرتے ہیں وہ رشتے داریاں نہیں دیکھتے وہ یہ دیکھتے ہیں کہ اس وقت جو لوگ موجودہ set up میں بیٹھے ہوئے ہیں کیا ان کے اندر اتنی اہلیت ہے کہ وہ اس ملک کے اندر منصوبہ بندی کے تحت کوئی منصوبہ شروع کر سکیں یا کوئی شخص ہم سے جو commitment کر رہا ہے کیا ہم اس کی زبان پر trust کر سکتے ہیں کہ وہ سچا، صادق اور امین ہوگا۔ صادق اور امین اسے نہیں کہتے جو صبح کوئی بات کرے اور شام کو U-turn لے کر کہے کہ نہیں وہ تو سیاسی بیان تھا۔ صادق اور امین یہ نہیں ہوتا کہ صبح کسی کو چور اور ڈاکو کہے اور شام کو کہے کہ یہ بڑے پار سالوگ ہیں۔

جناب چیئرمین! اس ملک کے اندر ایک سازش کے تحت ان لوگوں کو لایا گیا کیونکہ پوری دنیا سے جو survey آتے تھے اور جو indicators ملتے تھے کہ اس ملک کا شمار دنیا کے معاشی ترقی کرنے والے ممالک میں ہو رہا ہے لیکن ایک سازش کے تحت میاں نواز شریف کی حکومت ختم کی گئی۔ اس ملک کے اندر بہت بڑا بحران تھا، leadership وہ ہوتی ہے جو ملک کی چاروں اکائیوں کو لے کر چلے، آپ کے صوبے میں مسلم لیگ کی حکومت تھی لیکن میاں نواز شریف صاحب کا vision تھا اور انہوں نے ڈاکٹر مالک صاحب کی جماعت کو اکثریت نہ ہونے کے باوجود وزیر اعلیٰ بنایا، اس صوبے میں محرومی تھی اور انہوں نے اپنی جماعت کو اقتدار نہیں دیا بلکہ اپنے اتحادیوں کو اعتماد میں لے کر

ایک صوبے کی محرومیوں کو ختم کرنے کی کوشش کی۔ اس صوبے کی محرومیوں کو ختم کرنے کے لیے CPEC کے منصوبے شروع کیے گئے لیکن آج جب ہم دیکھتے ہیں تو سارا ملبہ اٹھا کر پھینک دیتے ہیں اور کہتے ہیں یہ قصور نواز شریف کا ہے۔

اس ملک کے اندر درجنوں کے حساب سے دھماکے ہوتے تھے۔ National Action Plan بنا، تمام اداروں کو on board لے کر اس ملک میں دہشت گردی کی کمر توڑی اور اسے ختم کیا گیا، یہ اس leader کو کبھی بھی credit نہیں دیں گے۔ جب leader نے اس ملک کو ایٹمی قوت بنایا۔ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ نواز شریف کو کس چیز کی سزا دی جا رہی ہے، صرف اس چیز کی کہ اس نے اس ملک کو ایٹمی قوت بنایا، اس لیے کہ اس نے اس ملک کو موٹروے دی، اس لیے کہ وہ شخص اس ملک میں CPEC جیسے منصوبے لے کر آیا۔ اس ملک کے اندر وہ شخص FATA Reforms لے کر آیا۔ اگر یہ کسی لیڈر کا قصور ہے تو پھر یہ جو بجٹ پیش کر رہے ہیں کیونکہ ان کی جو ٹیم تھی، اسد عمر صاحب بہت اچھے آدمی ہیں، ہم یہ سمجھتے تھے کہ شاید انہوں نے home work کیا ہو اور ہم یہ بھی سمجھتے ہیں کہ IMF کے پاس آج تک جتنی بھی حکومتیں گئیں کوئی بد بخت ہی ہو گا جو اپنے ملک کا سودا IMF سے کرے گا لیکن آج جب بجٹ دیکھتے ہیں اور چیزوں کو دیکھتے ہیں تو ہمیں سمجھ نہیں آتی کہ یہ بجٹ پاکستان کا ہے یا IMF کا ہے۔ آج یہاں پر IMF کے لوگوں نے بیٹھ کر تمام agreements بنائے ہیں۔ آپ نے IMF کے ملازم کو گورنر سٹیٹ بینک لا کر بٹھا دیا۔ وہ جہاں سے آیا ہے وہ اس کے interest watch کرے گا یا اس ملک کے interest watch کرے گا۔ لہذا جناب غریب پر رحم کریں اور یہ بجٹ جو غریب دشمن بجٹ ہے اسے خدا کے لیے review کریں اور ہم کچھ نہیں کہتے، امیروں پر ٹیکس لگاتے ہیں لگائیں، luxury items پر ٹیکس لگاتے ہیں ہم اس پر کوئی بات نہیں کرتے، ہم یہ کہتے ہیں کہ غریب کے منہ سے کم از کم روٹی کا نوالہ تو نہ چھینیں۔ آپ تو اس ملک سے غربت ختم کرنے آئے تھے، آپ نے تو غریب ہی ختم کرنے شروع کر دیئے ہیں۔ آپ کا بجٹ دیکھ کر ہمیں یہ اندازہ ہوتا ہے کہ اس ملک میں آئندہ چند سالوں کے اندر اگر خدا نخواستہ خدا نخواستہ یہ حکومت رہی تو کوئی غریب زندہ نہیں بچے گا۔

ان کی کتنی ٹیم ہے، کل پوری قوم بیٹھی دیکھ رہی تھی، ان کا ایک investor انیل مسرت، وہ بھی میں سمجھتا ہوں کہ اس ملک کے خلاف ایک سازش ہے، وہ پاکستانی کرکٹ ٹیم کو لے

کرد عوتیں اڑا رہے ہیں، شیشے پی رہے ہیں، کم از کم انہیں اتنا تو کرنا چاہیے تھا کہ وہ اس field سے تعلق رکھتے ہیں، وہ اپنے آپ کو اس field کے ماسٹر کہلاتے تھے کہ کم از کم اس میں تو کوئی بہتری لے کر آ جاتے۔ انیل مسرت صاحب جو ان کے investor تھے وہ تمام players کو لے کر پارٹیاں کر رہا تھا، یہ ایسی کون سی ٹیم ہے جو اس ملک کے کسی ایسے شعبے میں جو پاکستان کی بدنامی کا باعث بنے اس میں اپنا حصہ نہیں ڈالتی۔

جناب چیئرمین! میں انہیں کہتا ہوں کہ اگر یہ بجٹ کے حوالے سے بات کرتے ہیں تو ایک figure ہے کہ جب پیٹرول مہنگا ہوتا ہے اور ایک غریب آدمی جب پانچ یا دس روپے کرایہ دے کر جاتا ہے تو گاڑیوں والے اسے ڈبل کر دیتے ہیں۔ نواز شریف کی حکومت شاید بہت بری تھی لیکن جب نواز شریف کی حکومت 13 جولائی کو آئی تو پیٹرول کی قیمت 103 روپے فی لیٹر تھی اور پانچ سال کے بعد جب ان کی حکومت ختم ہوئی تو اس وقت پیٹرول کی قیمت 88 روپے لیٹر تھی۔ آج ایک سال کے اندر اندر پیٹرول 114 روپے لیٹر ہے۔ نواز شریف کی بری حکومت تھی اور جب انہوں نے حکومت سنبھالی تو ڈیزل کی قیمت 108 روپے تھی، یہ کہتے ہیں کہ اس نے کچھ نہیں کیا، جب وہ حکومت چھوڑ کر گئے تو تمام سازشوں کے باوجود اس وقت ملک میں ڈیزل کی قیمت 99 روپے تھی اور جب ان کی لائق فائق حکومت آئی تو آج ڈیزل کی قیمت 127.56 روپے ہے۔ غرض یہ کہ ایک عام آدمی جو sweet dish کے طور پر گر گڑ کھاتا تھا، جب نواز شریف کی حکومت آئی تو 84 روپے کلو اس کی قیمت تھی اور جب ان کی حکومت ختم ہوئی تو اس کی قیمت 78 روپے فی کلو تھی اور انہوں نے غریب کی sweet dish کی قیمت ایک سال کے اندر اندر 100 روپے فی کلو کر دی ہے۔ اسی طرح دالیں اور آٹا جو main necessity ہے، 2013 میں آٹے کی بوری 331 روپے کی تھی، جب نواز شریف کی حکومت گئی تو اس وقت بھی اس کی قیمت 331 روپے تھی اور آج دس سے گیارہ ماہ میں آپ دیکھ لیں اس کی قیمت 400 روپے ہو گئی ہے۔ غریب آدمی روٹی کہاں سے کھائے گا وہ اگر دو وقت کی روٹی چٹنی کے ساتھ کھائے تب بھی پورا نہیں پڑتا۔ انہوں نے جو غریب آدمی کے لیے بجٹ میں 17000 روپے آمدنی رکھی ہے ان کے بجٹ بنانے والوں سے میں اتنی گزارش کروں گا کہ یہاں پر ہم یہ کہتے ہیں کہ بڑے بڑے experts بیٹھے ہیں، کسی عالم فاضل کو بٹھانے کی ضرورت نہیں ہے، ان کا کوئی بھی آدمی جو اپنے آپ کو معیشت کا لائق فائق سمجھتا ہے، اسے بٹھادیں اور اس

ایوان میں ایک غریب آدمی کو لا کر بٹھادیں کہ وہ اسے بتائے کہ 18000 / 17000 میں وہ اپنا بجٹ کیسے بناتا ہے۔

انہوں نے اس بجٹ میں دعوے کیے تھے کہ ہم 50 لاکھ گھروں کا منصوبہ لے کر آئیں گے اور پانچ سالوں میں بنائیں گے۔ جناب چیئرمین! اگر آپ average نکالیں تو ایک سال گزرنے والا ہے کوئی ایک بندہ بتادیں کہ کسی ایک آدمی کو انہوں نے ایک مرلے کی کوئی ایک جھونپڑی بنا کر دی ہو، پھر یہ کہیں گے کہ ہمارے پانچ سال پڑے ہیں اور ہماری ابھی planning چل رہی تھی۔ عوام ان سے آج پوچھ رہے ہیں کہ آپ کے وہ دعوے کہاں گئے کہ آپ کہتے تھے کہ ہم غریب کو گھر اور روزگار دیں گے۔ تعلیم پر صرف باتیں کرنا تو کافی نہیں ہوتا، اس کے لیے فنڈز دینے پڑتے ہیں، انہوں نے textile sector تباہ کر دیا۔ اس ملک کے اندر ہماری 25 export ارب ڈالر تھی اور اس میں 13 ارب ڈالر کا share صرف textile کا ہوتا تھا۔ پہلے ہی پوری دنیا میں ہماری textile industry تباہی کی طرف جا رہی تھی اور انہوں نے ان پر مزید ٹیکس کا بوجھ ڈال کر اسے برباد کرنے کی کوشش کی۔

حکیم سعید کی ایک کتاب چھپی تھی، اگر اسے غور سے پڑھ لیں تو آپ کو ساری چیزیں سمجھ آ جائیں گی۔ ہمارا دین ہمیں سکھاتا ہے کہ یہود و نصاریٰ کبھی مسلمانوں کے دوست نہیں ہو سکتے۔ حکیم سعید کی وہ کتاب جو ان کے مرنے سے پہلے شائع ہوئی تھی، اس میں لکھا تھا کہ اس ملک میں سازش کے تحت کچھ لوگوں کو مسلط کیا جا رہا ہے۔ آج ہمیں حکیم سعید کی کتاب کے وہ پنے یاد آ رہے ہیں کہ آج ایک سازش کے تحت اس ملک کی معیشت کو تباہ کرنے کے لیے ایک ٹولا سامنے لایا گیا ہے جو اس ملک کی معاشی حالت کو تباہ کرنے کے لیے اپنی تمام تر توانائیوں کے ساتھ بروئے کار ہے۔

جناب چیئرمین! یہ لوگ کہتے تھے کہ ہم تعلیم عام کریں گے۔ جب نواز شریف لیپ ٹاپ بانٹتا تھا تو یہ اس اسکیم پر تنقید کرتے تھے اور یہ کہتے تھے کہ لوگ ان سے لیپ ٹاپ لیتے ہیں جبکہ ووٹ ہمیں دیتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اس وقت نواز شریف یا شہباز شریف کا جو لیپ ٹاپ کا منصوبہ تھا، اس میں تفریق نہیں تھی۔ وہاں ہم کسی مسلم لیگی کو لیپ ٹاپ نہیں بانٹ رہے تھے۔ ہم نے اس حوالے سے کوئی تفریق نہیں کی تھی۔ ہم یہ نہیں دیکھتے تھے کہ بچے جو اسکولز اور کالجز میں afford نہیں کر سکتے، وہ کس جماعت سے ہیں۔ ہم یہ سمجھتے تھے کہ وہ اس قوم کے بچے ہیں چاہے ان کا تعلق کسی بھی پارٹی سے رہا

ہو۔ ہم انہیں لپٹ لپٹ دیتے تھے، بغیر کسی سفارش اور کسی تفریق کے۔ آج جب بجٹ کی بات آئی تو ہائر ایجوکیشن کمیشن نے 55 ارب روپے مانگے تھے جبکہ انہوں نے بجٹ میں صرف 28 ارب روپے رکھے ہیں۔

قوم کو ہر وقت صادق اور امین کا درس دیا جاتا ہے۔ اپنی زبان سے آپ جو بات نکالتے ہو، اسے پورا کرنا آپ پر لازم ہے۔ آپ صادق تب ہوتے ہو جب اپنی زبان سے نکالے ہوئے الفاظ پر پورا پورا پورا اس ملک کے حالات ٹھیک نہیں ہیں۔ ڈیفنس بجٹ پر cut لگا کر بہت خوش ہوتے ہیں کہ ہم نے ڈیفنس بجٹ پر cut لگا دیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ آج کے ملکی حالات کے باعث ہمیں ڈیفنس بجٹ پر cut لگائے جانے پر تشویش ہے کیونکہ آج ہمارے پڑوسی ملک میں investment ہو رہی ہے اور دفاعی بجٹ میں اضافہ کیا جا رہا ہے جبکہ ہم پیسہ devalue ہونے کے باوجود اپنے دفاعی بجٹ پر cut لگا رہے ہیں۔ ایک طرف ہم اپنی دفاعی صلاحیتیں کم کر رہے ہیں جبکہ دوسری طرف یہ لوگ جو ایمانداری کے دعوے کرتے تھے، جو پرائم منسٹر کے اپنے غیر ترقیاتی اخراجات ہیں، ان میں 18.8 فیصد اضافہ کیا جا رہا ہے۔ یہ ان کے اپنے بجٹ کا حصہ ہے۔ کیا یہ لوگ اس ملک کے باشندے نہیں؟ کیا اس ملک کا دفاع انہیں عزیز نہیں؟ اپنے خرچے بڑھائے جا رہے ہیں جبکہ دفاع کے منصوبوں پر cut لگایا جا رہا ہے۔ آج ان کا ایجنڈا کچھ اور ہے۔ ان کا ایجنڈا اس ملک کو معاشی طور پر کنگال کرنا اور اس ملک کی دفاعی صلاحیت کو کمزور کرنا ہے۔ اس ایجنڈے کے ساتھ یہ لوگ آئے ہیں۔

جب تاریخ لکھی جائے گی تو ایک سیاہ دور کے طور پر ان کے دور کو یاد کیا جائے گا۔ انہوں نے پہلے سال میں جو بجٹ پیش کیا ہے، اسے سیاہ بجٹ لکھا جائے گا۔ اس بجٹ نے عوام کی چیخیں نکال دی ہیں۔ آج باہر سڑک پر نکلے، میڈیا خیبر سے لے کر کراچی تک جائے، راستے میں کوئی ایک شعبہ، کوئی ایک آدمی یہ کہہ دے کہ یہ بجٹ عوامی بجٹ ہے یا اس میں عوام کی کوئی بہتری ہے تو جناب! میں سیاست چھوڑ دوں گا:

اپنے ہی کردار پہ ڈال کر پردہ
ہر شخص کہہ رہا ہے زمانہ خراب ہے

آج تو ان کی یہ حالت ہے کہ اپنی بات نہیں کرتے جبکہ دوسروں کے متعلق کہتے ہیں کہ فلاں یہ کر گیا اور فلاں وہ کر گیا۔ میں گزارش کروں گا کہ اس بجٹ کو عوام نے مسترد کر دیا ہے جبکہ اس ایوان میں بھی ہم اس بجٹ کو مسترد کرتے ہیں۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب چیئر مین: شکریہ۔ سینیٹر سکندر میندھر صاحب۔

Senator Dr. Sikandar Mandhro

سینیٹر ڈاکٹر سکندر میندھر: جناب چیئر مین! شکریہ۔ ماشاء اللہ، یہ حکومت پہلے دن سے اس ملک کے معاشی معاملات میں بڑے تجربوں کی مہارت رکھتی ہے۔ ان کے آنے سے پہلے ہماری پارلیمنٹ نے ایک بجٹ پاس کیا تھا، بہر حال اس وقت ان کی حکومت نہیں تھی۔ انہوں نے شاید سوچا کہ ہماری planning کچھ اور ہے تو ہم دوسرا بجٹ دیں گے۔ اگست میں یہ لوگ حکومت میں آئے، ستمبر میں انہوں نے ایک supplementary budget دے دیا۔ بڑی سوچ بچار کے بعد دیا ہو گا کہ اس میں غریبوں کا بھلا ہو گا اور اس سے ملک کے اندر معاشرتی تکلیف اور افراط فری میں کمی ہو گی۔ اس بجٹ میں انہوں نے یہ وعدہ کیا تھا کہ 100 دنوں کے اندر اندر ہم اپنی governance کی direction صحیح کر دیں گے جبکہ ملک میں تبدیلی نظر آئے گی۔ ابھی وہ 100 دن نہیں گزرے تھے کہ انہوں نے ایک منی بجٹ پیش کر دیا۔ اس کی وجہ یہ تھی، انہوں نے کہا کہ ہم کارپوریٹ سیکٹر کو strong کرنا چاہتے ہیں، ہم easy of doing business کرنا چاہتے ہیں تاکہ یہاں پر growth ہو، اس لیے ہم نے پہلے غلطی کی تھی، اب اس کو ہم refine کر کے ایک منی بجٹ دے رہے ہیں۔ اس کے بعد منی بجٹ بھی کارگر ثابت نہیں ہوا اور غربت میں کمی نہیں ہوئی بلکہ غریبوں کی تکالیف میں اضافہ دیکھا گیا۔ اس کے بعد ابھی جو تمیسرا بجٹ پیش کیا گیا جو کہ سالانہ بجٹ کے نام سے دیا گیا ہے، اس میں تو بہت بڑی تشویش کی بات نظر آتی ہے۔

جناب عالی! بجٹ بنانا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ حکومت کے لیے جو اپنا معاشی کاروبار چلانے کا ایک plan ہوتا ہے، وہ بڑی عقلمندی کے ساتھ بنایا جاتا ہے۔ اس میں clear vision چاہیے ہوتا ہے، اس میں ایک professional approach کی ضرورت ہوتی ہے، اس میں ایک economic planning چاہیے ہوتی ہے، اس میں اپنے resources کی honesty کے ساتھ صحیح assessment کر کے پھر ایک realistic approach کے ساتھ ان

resources کو utilize کرنے کا پروگرام ہوتا ہے۔ ان کی پہلے والی ٹیم شاید ان سب وصائف اور خصوصیات سے عاری تھی جس کا ثبوت اس حکومت نے خود دے دیا۔ اس پوری ٹیم کو نکال کر ایک نئی ٹیم لائی گئی۔ کم از کم اس ٹیم میں public representation تھی۔ اس میں elected لوگ تھے جو کہ پبلک کے سامنے جوابدہ تھے، ان لوگوں کے ہاتھ میں responsibility دی گئی تھی کہ آپ اس ملک کا بجٹ بنائیں اور اس ملک کے معاشی مسائل کو solve کریں۔ ان public representatives کو گھر بھیج کر اب international funding agencies کے representatives کو بھیجا گیا۔ وہ ہمارے public representatives نہیں ہیں۔ ان کو بھیجا گیا کہ آپ جا کر ہمارا بجٹ بنائیں، ہماری معیشت کو دیکھیں اور ہمارے ملک کی تکالیف کا کوئی علاج کریں۔ یہ جو international representatives آئے، انہوں نے 3.1 ٹریلین خسارے کا بجٹ پیش کر دیا ہے۔ اس بجٹ میں جو figures دی گئی ہیں، آپ جس سیکٹر کو بھی دیکھیں، over-inflated figures ہیں، unrealistic estimates ہیں، fudged figures ہیں، false claims ہیں اور تمام hollow promises کیے گئے ہیں کہ ہم ایسے کر دیں گے اور ویسے کر دیں گے۔ ان میں سے کوئی بھی promise, reality پر based نہیں ہے۔

چیز مین صاحب! وہ کہہ رہے ہیں کہ بجٹ بنانے کا جو طریقہ ہم نے اپنایا ہے، اپنے آپ کو وہ experts کہتے ہیں، اس سے economic growth ہوگی۔ اب ان کی confusion کا اندازہ لگائیں کہ 26 مئی کو نیشنل اکنامک کونسل کی ایک میٹنگ ہوتی ہے جسے پرائم منسٹر صاحب خود chair کرتے ہیں۔ وہاں گفتگو ہوتی ہے کہ جو کہا جا رہا ہے کہ ہماری economic growth 5.8% ہوگی، یہ نہیں ہوگی۔ ہم ان experts کے مشورے کے بعد declare کرتے ہیں کہ معیشت کا 4% growth rate ہوگا۔ جب دس دنوں کے بعد بجٹ آیا تو اس میں 3.3% تھا۔ آپ دیکھیں کہ ایک ایک دن میں ان کے estimates کتنے غلط ہو رہے ہیں جس کے لیے میں کہہ رہا ہوں کہ یہ difficult ہے۔ کل یا پرسوں State Bank of Pakistan اور ان کا Finance Department کہتے ہیں کہ ہم نے جو figures budget میں دیے ہیں، وہ بھی نہیں، 2.4% growth ہوگی۔ اب اس growth سے زیادہ ہماری population

growth ہے، ہماری population growth ان کے proposed planned and expert growth rate سے زیادہ ہے، یہ ان کی realistic approach کی ایک مثال ہے۔

جناب والا! ملک میں inflation ہے۔ اسی meeting میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ inflation rate 9% ہے، آپ اس بجٹ میں قوم سے وعدہ کریں کہ ہم اسے کم کر کے 8.5% کریں گے۔ اب اس کی جو new figures آئی ہیں، State Bank and Finance Department بتا رہے ہیں کہ inflation rate 11 to 13% ہو گا۔ ان کے experts یہ بھی بتا دیتے ہیں کہ آپ تین سالوں تک سو جائیں، growth rate نہیں بڑھے گا، inflation بڑھے گی، unemployment بڑھے گی، سب چیزیں بڑھیں گی، کیوں؟ ہم پہلا سال stabilization میں ختم کریں گے، دوسرے سال ہم consolidation کریں گے اور تیسرے سال آہستہ آہستہ growth trajectory پر اوپر چڑھنا شروع کریں گے۔ جناب والا! تین سالوں کے اندر کیا ہو گا؟ ابھی ہمیں جو 6 so called bailout programme billion dollar کا ملا ہے، یہ بھی تین سالوں کے لیے ملا ہے۔ اس کے علاوہ ہمیں سعودی عرب سے 3.5 billion dollar مل رہے ہیں، وہ بھی ہمیں کوئی ہمیشہ کے لیے نہیں ملے، ہمیں deferred payment کی وجہ سے ملے ہیں۔ ہمیں UAE کی طرف سے 2 billion dollar بھی اسی لیے ملے ہیں۔ اس کے بعد Islamic Development Bank نے 1.1 billion dollar دینے کا وعدہ کیا ہے، وہ بھی عارضی ہے۔ تین سالوں کے بعد ہماری یہ ساری inputs ختم ہو جائیں گی اور ہمیں ان کے over charges and surcharges دینے پڑیں گے، ان پر interest دینا پڑے گا، اس وقت کیا حال ہو گا، یہ ہر کوئی جان سکتا ہے۔

جناب والا! یہ کہہ رہے تھے کہ unemployment rate 9.5% ہے، میں دعوے سے کہتا ہوں کہ ہمارے ملک میں unemployment کی بہت بڑی figure ہے۔ UNDP and Oxford پر Unemployment and poverty University کی ایک research team نے پاکستان کے 114 districts میں realistic and unbiased survey کیا ہے، اس میں ہماری poverty index

average 39.5% ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ urban areas میں کم ہے لیکن دیہات میں 40% تک ہے۔ آپ کو یہ figure سن کر حیرانی ہوگی کہ اسی team نے ایک figure دی ہے کہ قلعہ عبداللہ، ہرنائی اور بارکھان میں غربت کی 95% percentage ہے۔ آپ اندازہ لگائیں کہ جس ملک میں 95% لوگ poverty line سے نیچے رہ رہے ہوں، اس ملک کو کن schemes کی ضرورت ہے، کون سے منصوبوں کی ضرورت ہے؟ یہاں تو بھوک کو ختم کرنا ہے، یہاں تو لوگوں کے لیے روٹی کا بندوبست کرنا ہے۔ FBR کو کہا گیا ہے کہ 5550 billion rupees جمع کریں جو کہ 38.5% target ہے، پہلے انہوں نے ہی target دیا تھا کہ 2% target ہے کہ آپ collection کریں، FBR اس collection پر نہیں پہنچ سکا تھا۔ اب انہوں نے کہا ہے کہ اس میں 1479 billion rupees taxes سے لینے ہیں، یہ کہاں کہاں taxes سے لیں گے، اس کے بارے میں وہ بتاتے ہیں کہ inflation سے بھی 250 billion rupees زیادہ collect کریں گے، taxes زیادہ لگائیں گے اور پہلے جتنی subsidies دی گئی ہیں وہ واپس لیں گے، power tariff کو بڑھائیں گے۔ ان سب کو بڑھانے کی بات ہو رہی ہے، میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ اتنے قرض لینے کے بعد، اتنے revenue targets دینے کے بعد کیا اس میں غریب کے لیے روٹی کی قیمت کو کم کرنے کی کوئی scheme نہیں تھی؟ اس بحث میں کسی نے بتایا کہ اس بحث کے بعد، قرض لینے کے بعد، ہماری جو expert approach ہے کہ ہم اس ملک کو خوشحال بنائیں گے، اس کے بعد غریبوں کی روٹی کی قیمت کم کریں گے، ان کی سالانہ یا ماہانہ آمدنی کو بڑھائیں گے، اس کا کہیں کوئی ذکر نہیں ہے۔

جناب چیئرمین! یہ کہہ رہے ہیں کہ business کو بڑھائیں گے، exports کو بڑھائیں گے، exports کیسے بڑھ سکتی ہیں، جبکہ businessmen کے 400 billion rupees refund کرنے ہیں، اس کو روک رکھا ہوا ہے، انہیں refund نہیں کرتے اور آپ zero rating ختم کر دیتے ہیں۔ ان کی production پر 17% زیادہ خرچ آئے گا۔ اگر میں businessman ہوں میرے 400 billion پہلے ہی رکے ہوئے ہیں، اب میں 17% انہیں sales tax دوں گا، میں پیسے حاصل کرنے کے لیے کہاں بھاگوں گا، میں بینک کے پاس جاؤں گا، بینک کے گاہک 12.5% interest rate ہے۔ یہاں کون بے وقوف آدمی business

کرے گا جو banks 12.5% interest rate بھی دے گا اور اس کے بعد 17% sales tax بھی دے گا جبکہ اس کے اپنے refund کے پیسے حکومت کے پاس رکے ہوئے ہیں۔ جناب والا! اس طرح export نہیں بڑھ سکتی۔ انہوں نے mini-budget دیتے ہوئے کہا تھا کہ export بہت بڑھ جائے گی، 0.02% export بڑھی ہے کیونکہ export بڑھانے کے طریقے اور ہیں، یہ طریقے نہیں ہیں کہ آپ FBR کو کہیں کہ پیسے لائیں، FBR کہیں سے پیسے نہیں لائے گا کیونکہ FBR کا اپنا arrangement ہے، management disturbances ہیں، اس میں جتنی embezzlement ہے، اس میں جتنی under hand cutting ہے، اس میں جتنی under the table bribes and corruption ہے، ان کا کوئی ذکر نہیں ہے کہ ہم اسے کیسے ٹھیک کریں گے۔ وہ target 2% پورا نہیں کر سکتا، اسے آپ نے 38.5% کا target دے دیا ہے، ہم یا آپ خوش فہمی میں مبتلا ہیں کہ اتنے پیسے آجائیں گے اور ملک کی حالت سدھر جائے گی۔

جناب چیئر مین! unemployment and inflation دونوں بڑھ جاتے ہیں تو اسے economic terms میں misery index کہتے ہیں، ہمارا misery index بڑھتا رہتا ہے کیونکہ unemployment بھی بڑھ رہی ہے اور inflation بھی بڑھ رہی ہے۔ میں unemployment کے بارے میں بات کروں گا کہ ابھی انہوں نے صرف باتیں کرنی شروع کی ہیں لیکن unemployment industries میں، IT میں، social services and agriculture sector جہاں 70% لوگ self-employed ہوتے ہیں یا نوکری کرتے ہیں، وہاں ابھی سے ہی under cutting ہو رہی ہے اور لاکھوں لوگ بے روزگار ہو رہے ہیں۔ وہ بے روزگاری کیسے ختم ہوگی، اس کے لیے کوئی منصوبہ بندی نہیں ہے۔

جناب والا! یہ کہتے ہیں کہ غربت 39.5% ہے، ہمارے figures and standards دنیا کے standards سے بہت الگ ہیں کیونکہ دنیا میں poverty یہ نہیں ہے کہ پیٹ میں بھوک ہو، دوسری چیزوں کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ ایک calorie index ہوتا ہے کہ ہر آدمی کو کم از کم 2350 calories ملنی چاہئیں تب ہی وہ صحت maintain کر سکتا ہے، اس کی stunting نہیں ہوگی اور وہ بیماری سے بچ سکے گا۔ ہمارا تو وہ standard نہیں ہے، ہم کہتے ہیں

کہ اگر کسی کو روٹی مل گئی تو غربت ختم ہو گئی، غربت ختم کرنے کا یہ پیمانہ غلط ہے، international level پر غربت کو ایسے count نہیں کرتے، ان کی social overhead spending کرتے ہیں کہ ہماری income کتنی ہے اور ہم اپنی قوم کے ایک ایک آدمی پر کتنا خرچ کر رہے ہیں۔ ہماری per capita income and per capita debt جیسا ہے، جتنی ہماری آمدنی ہے، اس سے زیادہ نہیں تو اتنا ہی ہمارے ایک ایک آدمی پر قرض ہے۔ اس لیے ہم اس بجٹ کو کسی طریقے سے بھی خاطر خواہ بجٹ نہیں کہہ سکتے۔

جناب چیئر مین: ڈاکٹر صاحب! please wind up کر لیں۔

سینیٹر سکندر علی میندھرو: جناب چیئر مین! میں یہ figures دے رہا ہوں، میں نے اس سے ہٹ کر کوئی بات نہیں کی ہے۔

جناب چیئر مین: بالکل مجھے پتا ہے لیکن پندرہ منٹ ہو گئے ہیں۔

سینیٹر سکندر علی میندھرو: جناب چیئر مین! جب تین سال بعد ہمارے financial experts جائیں گے، وہ ابھی سے کہہ رہے ہیں کہ غربت میں کمی نہیں ہو رہی، growth اپور نہیں جائے گی اور ہم یہ جتنی بھی چیزیں بتا رہے ہیں وہ آپ کے پاس پہنچ جائیں گی۔ جناب! میں ابھی اس ہاؤس کو ایک بات بتانا چاہتا ہوں جہاں ماشاء اللہ سارے لوگ پڑھے لکھے ہیں، یہ جو international aid agencies ہوتی ہیں یہ آج نہیں بنیں، ان کو بنے ہوئے بہت عرصہ ہو چکا ہے۔ وہ کیسے کام کر رہی ہیں اور ان سے کون کام لے رہا ہے، ان کے کام کرنے کا طریقہ کیا ہے یا طریقہ واردات کیا ہے؟ یہ میرے خیال میں سب لوگوں کو پتہ ہو گا یا شاید وہ لوگ جو حکومت میں ہیں وہ بھی یہاں پر بات نہیں کرنا چاہ رہے یا نہیں کر رہے۔

جناب! John Perkins کی ایک کتاب Confessions of an

Economic Hitman ہے وہ Hitman جو ہیں وہ IMF اور World Bank سے آتے ہیں۔ وہ کیا کرتے ہیں، ان کا طریقہ واردات کیا ہوتا ہے کہ وہ آپ کو زیادہ قرضوں میں پھنساتے ہیں اور جب آپ دوسرا قرض لینے جاتے ہیں تو وہ اس پر conditions لگا دیتے ہیں اور conditions لگاتے لگاتے اور قرضوں کی technicalities میں پھنساتے پھنساتے جیسا کہ انہوں نے Latin میں کیا ہے، جو انہوں نے افریقہ کا حال کیا ہے، مجھے یہ خطرہ ہے کہ تین سال کے

بعد یہ ٹیم ہمیں تو ایسی schemes دے کر واپس نہیں چلی جائے گی کہ پھر ہم یہ سوچنے لگیں کہ یہ bailout کرنے آئے تھے یا پھر ہم ان کے ہاتھوں sale out ہو گئے ہیں؟ جناب! انہوں نے جو حال Mexico, Brazil, Honduras, Venezuela, Chilli اور Nicaragua میں کیا ہے مجھے خطرہ ہے اور میرے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں کہ تین سال کے بعد جب یہ ٹیم واپس گھر جائے گی اس وقت ہمیں اتنے بڑے گڑھے میں ڈال جائے گی کہ ہمارا نکلتا بہت مشکل ہو جائے گا۔ میری گورنمنٹ سے یہ گزارش ہے کیونکہ ہم سب اس ملک کے واسی ہیں، اس کے خیر خواہ اور خیر اندیش ہیں اور ہم اس حکومت کے بھی خیر اندیش ہیں کہ یہ جو بجٹ انہوں نے پیش کیا ہے یہ پاس کرنے والا نہیں ہے اور ہم سب اسے reject کرتے ہیں۔ آپ کے پاس 30 جون رات 12 بجے تک وقت ہے، آپ اس بجٹ کو واپس لے لیں اور کوئی realistic budget دیں جس میں کسی غریب کے بچے کی بھوک کی آگ کم کرنے کی ضمانت ہو، نہیں تو ہم یہ warn کرتے ہیں کہ یہ لوگ confess کریں یا نہ کریں لیکن میں John Perkins کی مثال دیتا ہوں کہ اگر کسی نے کتاب نہیں پڑھی ہے تو پڑھ لے کہ ہم بڑے برے پھنسے ہیں اور پھنستے جائیں گے اور یہ یہ circle چلتا جائے گا، غریب، غریب تر ہوتا جائے گا اور ہم اس ملک میں کوئی اچھا دن نہیں دیکھ سکیں گے۔

Mr. Chairman: Thank you. Senator Mian Ateeq Shaikh Sahib.

سینیٹر فیصل صاحب نہیں ہیں۔ سینیٹر فیصل صاحب ہیں؟ نہیں ہیں۔ میاں عتیق شیخ صاحب۔

Senator Mian Muhammad Ateeq Shaikh

سینیٹر میاں محمد عتیق شیخ: شکریہ جناب چیئرمین! آج ہم ایک اور بجٹ پر اپنے خیالات کا اظہار کر رہے ہیں اور میں بھی یہ چاہوں گا کہ چند باتیں ایوان کی خدمت میں پیش کروں۔ جناب! یہاں کہا گیا اور کچھ سوالات سے شروع کیا گیا جس میں مختلف قسم کی باتیں کی گئیں کہ کیا ایسا ہے، کیا ویسا ہے، یہ بجٹ کیسا ہے، یہ بجٹ کس کے لیے ہے اور یہ بجٹ کہاں سے آیا ہے؟ تو جناب! میں ایک چیز ضرور کہوں گا کہ معیار جو بھی ہے اور جس کے بارے میں کہا جا رہا ہے، یہ صرف 20-2019 کے بجٹ کے لیے ہے یا اس سے پہلے بھی اسی طرح کا معیار ہوا کرتا تھا؟ جہاں تک حکومت وقت کا تعلق ہے، یہ کہا

جانتا ہے کہ شاید یہ بجٹ کہیں اور سے آیا تو میں تو یہ کہوں گا کہ ہمیں یہ دیکھنا چاہیے کہ یہ بجٹ کہاں سے آیا، کس نے دیا اور اس میں کیا خامیاں ہیں۔

جناب! ابھی بھی کہا گیا کہ اس میں کسی bailout package کی بات کی جارہی ہے جو کہ sale out میں تبدیل ہو جائے گا۔ میں اس پر صرف یہ کہوں گا کہ ضرور ہمیں یہ بتایا جائے کہ اس بجٹ میں یہ یہ خامیاں ہیں اور ان کو اس طرح سے دور کیا جاسکتا ہے۔ بالکل اعتراضات برائے اعتراضات ضرور ہوتے ہیں، سب چیزیں کسی فرد واحد کی خواہش کے مطابق نہیں ہوتیں لیکن ہم سب کو مل کر ایک ایسا بجٹ بنانا ہے اور شاید اس حکومت نے جو اس وقت بجٹ بنایا جو best possible حالات میں بن سکتا تھا وہ بنایا۔ میں قطعی طور پر حکومت وقت کی شان میں قصیدے نہیں پڑھوں گا، ساتھ ساتھ میں یہ بھی ضرور کہوں گا کہ جیسا کہ وزیراعظم صاحب نے کہا کہ ہماری یہ کوشش ہوگی کہ کم از کم بلکہ نہ ہونے کے برابر عام آدمی پر اس بجٹ کا بوجھ پڑے۔ جناب! بڑی اچھی بات ہے کہ Prime Minister Sahib کا یہ vision ہے، ان کی ٹیم نے اسی vision کے مطابق یہ بجٹ بنایا لیکن کیا اس بات سے کوئی انکار کر سکتا ہے کہ حالیہ دنوں میں اگر ہم دیکھیں تو چاہے چینی، آٹا یا دالیں ہوں یا سیمنٹ اور باقی روزمرہ کی اشیاء ہوں وہ مہنگی ہوئی ہیں اور اس کے جو محرکات ہیں ہمیں انہیں بھی ضرور دیکھنا ہوگا کہ آخر اس مہنگائی کی وجہ کیا ہے؟ اور ساتھ ہی ساتھ میں یہ ضرور کہوں گا کہ ہمیں یہ ضرور دیکھنا چاہیے کہ اس مہنگائی کو کس طرح سے روکا جائے اور اس کو روکنے کے لیے میری جو پہلی بات ہے وہ یہ ہے کہ ہمیں اس نظام کی طرف بڑھنا چاہیے کہ جس میں مختلف طرح کے cartels بنے ہوئے ہیں اور اس سے شاید کوئی بھی انکار نہیں کرے گا کہ بالکل مختلف قسم کے cartels بنے ہوئے ہیں اور اگر انہیں توڑا جائے تو definitely market میں ایک ایسا trend پیدا ہوگا کہ جس سے چیزوں کی قیمتیں نیچے آئیں گی۔

جناب! میں مزید باتوں کے ساتھ ایک چیز اور آپ کے بھی گوش گزار کرنا چاہوں گا اور ہاؤس کی معلومات میں بھی لاؤں گا، وزراء صاحبان بھی یہاں تشریف فرما ہیں کہ یہ مہنگائی تو اپنی جگہ ہے جو ابھی تک ہوئی ہے، ہم آنے والے ہفتوں میں جو predict کر رہے ہیں اور سننے میں آیا ہے کہ ایک نیا نظام وضع کیا جا رہا ہے جس سے تمام چیزوں کے کرائے بڑھ جائیں گے کیونکہ ہم یہ دیکھ رہے ہیں کہ ٹرانسپورٹ کا جو وزن ہے اس کو revisit کیا جا رہا ہے۔ میری بالخصوص قائد ایوان اور وزیر

صاحبان سے بھی یہ گزارش ہوگی کہ یہ ضرور اپنا good office use کرتے ہوئے ذرا اس چیز کو دیکھ لیں۔ جناب! تمام فیکٹریوں والے، تمام کاروباری حضرات اس بات سے بہت زیادہ پریشان ہیں کہ اگر کرایہ ڈبل ہو گیا جس میں international standard کو سامنے رکھا جا رہا ہے میں یہ کہوں گا اگر ہماری سڑکوں پر کوئی غلط ٹرک چلتے ہیں تو یہ دیکھ لیں کہ کیا 25 سال میں اگر موٹر وے اتنے وزن سے خراب نہیں ہوئی تو کیا آنے والے دنوں میں ہوگی یا نہیں ہوگی otherwise آنے والے دنوں میں اگر حکومت وقت نے ان کراپوں کو کنٹرول نہ کیا تو ایک اور مہنگائی کا طوفان سامنے آئے گا کیونکہ پچھلے تین دنوں سے ہمارے ملک میں ٹرانسپورٹ کی already بہت زیادہ shortage ہو چکی ہے۔ آپ کی بات ہو چکی ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: جی میاں صاحب۔

Senator Mian Muhammad Ateeq Shaikh: Sir, thank you very much, honoured.

دوسرا جہاں تک ہم بات کرتے ہیں کہ حکومتی وسائل، تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ جو income taxation سے حاصل ہو رہی ہے ہمیں اس نظام کو دیکھنا چاہیے کہ کیا واقعی امیر اور وہ طبقہ جسے ٹیکس دینا چاہیے وہ پورا ٹیکس دے رہا ہے یا نہیں دے رہا؟ ابھی میں یہاں پر ایک اور بات کا بالخصوص ذکر کروں گا کہ بہت سارے سوالات کیے گئے کہ جو وزیر صاحب نے اپنی تقریر میں صفحہ نمبر 2 پر ہماری معاشی وراثت لکھا تھا اس میں بہت ساری چیزیں ہیں کہ اگر ہم ایک مرتبہ وراثت کا بھی ضرور دیکھ لیں کہ ہم جن حالات سے آج گزر رہے ہیں اور حکومت وقت جس طرح سے معیشت کو handle کر رہی ہے اس میں اس وراثت کا بھی عمل دخل ضرور شامل ہے۔

جناب! جب ہم دوسری طرف دیکھتے ہیں کہ ہمارے یہاں جو taxation کی بات ہے تو کیا سب لوگ ٹیکس دے پا رہے ہیں؟ میں یہ سمجھتا ہوں کہ آج تک کبھی بھی صرف اس طرح سے نہیں سوچا گیا کہ جو ٹیکس دے سکتا ہے، جس کو دینا چاہیے ہم ہمیشہ indirect taxes کی طرف گئے اور عام لوگ اور میں اس بات کو بڑا عجیب سمجھتا ہوں کہ پوری دنیا کے سامنے اور اکثر و بیشتر افران بالائی کہتے ہیں کہ پاکستان میں ہمارے یہاں کوئی ٹیکس نہیں دیتا تو میں یہ بات نہایت معذرت کے ساتھ کہوں گا کہ جس کو ٹیکس نہیں بھی دینا چاہیے، جو ایک exemption bracket ہے، جس کی آمدن اس سے بھی نیچے ہے، جس کو ہم عام گھروں کے ملازم کہیں گے، ایک چھوٹا طبقہ جس کے گھر کا

صرف ایک فرد کسی جگہ نوکری کرتا ہے تو شاید 15 یا 20 ہزار مہینے کا کماتا ہے۔ اس کو بھی indirectly مختلف طریقوں سے ٹیکس دینا پڑتا ہے۔ میری گزارش ہوگی کہ اس نظام کو ضرور دیکھا جائے جیسا کہ Prime Minister Sahib خود چاہتے ہیں کہ عام لوگوں کو relief دیا جائے اور وہ ان کے درد کا سد باب کرنا چاہتے ہیں تو یہ بہت ضروری ہے کہ ان پر عمل درآمد کیا جائے۔

جناب چیئر مین! ہم جب اپنی industries کو دیکھتے ہیں تو میں یہاں پر یہ ضرور کہوں گا کہ ہماری جو industries ہیں آج ایک بار پھر، فیصل آباد میں پچھلے consecutive کئی سالوں سے factories بند ہو رہی ہیں اور بے روزگاری بڑھ رہی ہے۔ یہ صرف فیصل آباد میں نہیں بلکہ اور مختلف شہروں میں بھی جیسا کہ اس بحث میں ہم expect کر رہے ہیں کہ کوئی ایسا سسٹم سامنے آئے گا کہ جس سے taxation کا نظام بہتر ہوگا۔ ہم مانتے ہیں کہ ہمیں ضرور ٹیکس دینا پڑے گا لیکن جب دنیا کو ہم دیکھتے ہیں تو دنیا میں کہیں پر کوئی شخص خوشی سے ٹیکس نہیں دیتا۔ یہ ایک نظام ہے کہ جو ٹیکس نہیں بھی دینا چاہتا اس کو بھی دینا پڑتا ہے تو ہمارے ہاں بھی ایسا ہی نظام لانا چاہیے۔

جناب چیئر مین! میں ایک چیز یہاں پر ضرور share کرنا چاہوں گا کہ چین میں ابھی پچھلے دنوں میں QR code کا نفاذ کیا گیا۔ ہر چیز میں QR code کے ذریعے transactions ہو رہی ہیں جو کہ monitor بھی ہوتی ہیں اور taxation کے نظام میں بھی اس کے مطابق tax کی evaluation اور verification بھی کی جاتی ہے۔ ہماری حکومت وقت کو بھی چاہیے کہ وہ بھی QR code کے نظام کو زیادہ سے زیادہ بہتر طریقے سے لے کر آئیں۔

جناب چیئر مین! جب ہم بات کرتے ہیں کہ ہمارے محکموں میں جو افسران ہیں وہ ضرور قابلیت رکھتے ہیں اور ان کی خواہش بھی ہوگی کہ ہم taxation کو بڑھائیں لیکن ہمیں یہ دیکھنا چاہیے کہ آخر broad base نہیں ہو رہا۔ جب ہم دکانوں کی طرف دیکھتے ہیں تو ہزاروں دکاندار ایسے نظر آتے ہیں کہ جو شاید چند سو روپے بھی سال کا ٹیکس نہیں دیتے۔ اس کے لیے ہمیں FBR کی capacity کو ہر صورت بڑھانا پڑے گا۔ جناب چیئر مین! اس میں میری گزارش ہوگی کہ جتنا زیادہ technology کا نفاذ کیا جائے اور استعمال کیا جائے وہی بہتر ہوگا تاکہ کوئی بھی اس بات سے انکار نہیں کر سکے کہ ہمارے جو اختیارات ہیں ان سے تجاوز کیا جاتا ہے اور اس کی بھی شاید وجوہات یہی ہیں کہ جب

ان کے پاس technology کا نفاذ پورا ہوگا اور technology کے ذریعے monitoring ہوگی تو شاید جو چاہے گا وہ بھی کسی کو favour نہیں کر سکے گا۔

جناب چیئر مین! میں آخر میں foreign direct investment کی بات کروں گا۔ یہ ایک ایسا معاملہ ہے کہ جس کے لیے ہر وقت بات کی جاتی ہے لیکن foreign direct investment سے پہلے جو ہمارے اپنے ملک کی investment ہے اور ہمارے اپنے ملک کا جو کاروباری طبقہ ہے اس کو اعتماد میں لینا بہت ضروری ہے۔ جناب چیئر مین! جب ہم مختلف قسم کی بات کرتے ہیں تو کاروباری طبقہ آج زیادہ پریشان ہو رہا ہے۔ میں حکومت وقت سے گزارش کروں گا کہ وہ ضرور اس mechanism کو دیکھیں اور تمام SMEs specially entrepreneurs اور جو business community کے لوگ ہیں ان کو on board لے کر چلیں تاکہ یہ جو کہا جاتا ہے کہ شاید جو policies بن رہی ہیں وہ کوئی business friendly نہیں ہیں بلکہ ایک ایسا تاثر پیدا کیا جائے کہ جس میں taxation تو ہے ہی ہے لیکن facilitation کا عمل جو کہا جاتا رہا ہے وہ بھی صاف صاف ہر طرف سامنے نظر آئے۔ Thank you very much sir۔

جناب چیئر مین: سینیٹر پروفیسر مشتاق احمد صاحب! جو شیلا خطاب نہ کریں۔

سینیٹر مشتاق احمد: نہیں، میں اعداد و شمار کے ساتھ چند باتیں کروں گا۔

جناب چیئر مین: بڑی مہربانی۔ ذرا جلدی کریں۔

سینیٹر مشتاق احمد: جناب چیئر مین! جلدی نہیں، پندرہ منٹ لوں گا۔

Senator Mushtaq Ahmed

سینیٹر مشتاق احمد: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ

الرَّحِيْمِ۔ (عربی) جناب چیئر مین! میں آپ کا شکر گزار ہوں۔ یہ ہزاروں صفحات کا budget document ہے۔ میں کوشش کروں گا کہ پندرہ منٹ میں اس کا خلاصہ اس ہاؤس کے سامنے رکھ سکوں۔ میری ابتداء میں کچھ تمہیدی گفتگو ہے۔ پھر اس کے بعد اس وقت کی جو معاشی صورت حال ہے اس کے اوپر گفتگو ہوگی۔

جناب چیئر مین: ایک منٹ مشتاق صاحب۔ ہمارے سابق سینیٹر میر حسین بنگلانی صاحب بیٹھے ہوئے ہیں۔ welcome to the House۔ جی مشتاق صاحب۔

سینیٹر مشتاق احمد: بجٹ کے weak aspect ہیں ان پر بات کروں گا اور آخر میں حکومت کو اس بجٹ کو بہتر بنانے کے لیے کچھ تجاویز بھی دوں گا۔

جناب چیئر مین! بجٹ کی scrutiny Parliament کا سب سے بڑا اور اہم کام ہے۔

دستور کا (6) Article 91 کہتا ہے کہ ”The Cabinet, together with the Minister of State, shall be collectively responsible to the Senate and the National Assembly“۔

اس سینیٹ اور قومی اسمبلی کو اور اس تناظر میں بجٹ کی scrutiny اس ایوان کا ایک اہم اور بنیادی کام ہے۔ جناب چیئر مین! دستوری حیثیت کے ساتھ ساتھ بجٹ ایک اخلاقی document بھی ہے اور یہ حکومت کے دعوں، وعدوں، منصوبوں اور اعلانات کی آئینہ دار ہوتی ہے۔ میں اس ہاؤس کے سامنے Martin Luther King Junior کا ایک قول رکھنا چاہتا ہوں وہ کہتے ہیں کہ ”A budget is not just a financial document, it’s a moral one“۔ یہ صرف ایک financial document نہیں ہوتا بلکہ یہ ایک اخلاقی دستاویز بھی ہوتا ہے جس میں حکومت کے وعدے، منصوبے اور اعلانات کی جھلک ہوتی ہے۔ اسی طرح جو بجٹ تقریر State Minister حماد اظہر صاحب نے کی ہے اس بجٹ تقریر کے اندر اس نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ہمارے اس بجٹ کا بنیادی مقصد عوام کی فلاح اور خوشحالی ہے۔ ان دستوری اور اخلاقی تناظر میں اور حکومت کے جو بجٹ میں اعلان ہیں کہ اس کا مقصد عوام کی فلاح اور خوشحالی ہے اس تناظر سے اس بجٹ کا جائزہ لوں گا لیکن سب سے پہلے اس وقت جو معاشی صورت حال ہے بالخصوص PTI حکومت کی گزشتہ دس ماہ کی معاشی کارکردگی ہے جس کی وجہ سے آج ملک جس معاشی نہج کے اوپر کھڑا ہے میں سمجھتا ہوں کہ ایک نظر اس پر بھی ڈالنا ضروری ہوگا۔

جناب چیئر مین! Economic Survey of Pakistan جو پاکستان کی معاشی

صورت حال کی ایک بہت ہی بہترین دستاویز ہے۔ Economic Survey of Pakistan ہمیں بتاتا ہے کہ PTI کی حکومت نے دس ماہ میں اپنے بنیادی معاشی اہداف کو حاصل نہیں کیا۔ یہ میں نہیں کہہ رہا ہوں، نہ اپوزیشن کہہ رہی ہے اور نہ میڈیا کہہ رہی ہے بلکہ یہ Economic Survey of Pakistan جو کہ سرکاری document ہے وہ کہہ رہا ہے کہ جو بنیادی معاشی اہداف تھے وہ اس حکومت نے حاصل نہیں کیے۔ مثلاً زرعی ترقی کا ہدف

Economic Survey of Pakistan کہتا ہے کہ 3.3% تھا، پاکستان جیسے زرعی ملک میں صرف 0.8% حاصل ہوا ہے۔ جناب چیئر مین! یہ ہمارے لیے alarming ہے۔ پھر Economic Survey of Pakistan کہتا ہے کہ صنعتی ترقی کا ہدف 4.9% تھا وہ صرف 1.4% حاصل کیا گیا ہے۔ جناب چیئر مین! It is again alarming sir! پھر اس کے بعد Economic Survey of Pakistan کہتا ہے GDP growth کا ہدف 6.2% تھا مگر وہ صرف 3.3% حاصل ہوا ہے۔ جناب چیئر مین! یہ بھی alarming ہے۔ Economic Survey of Pakistan آخر میں ہمیں جو اعداد و شمار دیتا ہے وہ یہ ہیں کہ مہنگائی کے لیے حکومت نے طے کیا تھا اس کو 6% سے آگے نہیں جانے دیں گے۔ Economic Survey of Pakistan ہمیں بتاتا ہے کہ اس وقت ملک کی مہنگائی 9.1% پر پہنچ چکی ہے۔ موجودہ حکومت کی یہ معاشی صورت حال جو گزشتہ دس ماہ کی ہے اس نے معیشت کو ICU میں دھکیل دیا ہے۔ عملاً معیشت ventilator پر ہے اور حالت نزع میں ہے۔ GDP growth اور مہنگائی کی وجہ سے عوام کی جینچیں نکل رہی ہیں۔ 9 ماہ میں 5550 ارب روپے کا نیا قرضہ لیا گیا ہے۔ ڈالر 157 روپے پر پہنچا دیا۔ بیٹرول فی لیٹر 117 روپے کا ہو گیا۔ ڈیزل فی لیٹر 126 روپے اور سونانی تولہ 76 ہزار روپے کا ہو گیا۔ یہ ملک کی وہ معاشی صورت حال ہے جو گزشتہ دس ماہ میں PTI حکومت نے یہاں پر پہنچا دی ہے۔ ان حالات میں اس حکومت نے نیا بجٹ دیا ہے اور اس بجٹ میں اعلان کر رہے ہیں کہ اس بجٹ سے ہمارا مقصد یہ ہے کہ ہم عوام کو فلاح اور خوشحالی دے سکیں۔ یہ بجٹ عوام کو فلاح اور خوشحالی نہیں دے سکتا اس لیے کہ ہماری economy کے جو key challenges ہیں ان key challenges کا حل اس بجٹ کے اندر موجود نہیں ہے۔ جناب چیئر مین! وہ key challenges کیا ہیں؟ سب سے پہلا key challenge یہ ہے، Low growth rate of GDP only 3.3% جو اس پورے region میں سب سے کم GDP growth ہے، اس کا کوئی حل اس بجٹ دستاویز کے اندر نہیں ہے۔

دوسرا Current Account Trade and key challenges, Fiscal Deficit. Current Account, Trade and Fiscal Deficit ہماری معیشت کے بنیادی امراض ہیں اور اس کا کوئی حل اس بجٹ دستاویز کے اندر نہیں ہے۔

تیسرا key challenge, National Debt Servicing جو ہم پر بہت بڑا قرض ہے، وہ اور اس کے سود کی ادائیگی کا کوئی حل اس کے اندر نہیں ہے۔ چوتھا Key challenge, Inflation and unemployment ہے۔ بڑھتی ہوئی منگائی اور بڑھتی ہوئی بے روزگاری کا کوئی حل اس دستاویز کے اندر موجود نہیں ہے۔

پانچواں challenge, Current Circular Debt ہے جو اس بجٹ دستاویز کے مطابق سولہ سو ارب روپے بجلی کا ہے، ایک سو پچاس ارب روپے گیس کا ہے، سترہ سو پچاس ارب روپے جو Circular Debt ہے اس کی ادائیگی کا کوئی حل اس بجٹ دستاویز کے اندر نہیں ہے۔ ہماری معیشت کا آخری اور چھٹا Challenge, bleeding SOEs (State owned Enterprises) جن کا خسارہ اس وقت پندرہ سو ارب روپے پر پہنچ گیا ہے اس کا کوئی حل، اس کے حل کا کوئی roadmap اس دستاویز کے اندر موجود نہیں ہے۔ یہ تو اس بجٹ کی صورت حال ہے۔

پھر اس بجٹ کے کچھ weak aspects ہیں اور میں یہ اس لئے کہنا چاہتا ہوں کہ ہماری حکومت ان weak aspects کی اصلاح collective wisdom کے تحت کرے۔ اس کا پہلا weak aspect یہ ہے کہ بجٹ دستاویز میں تین ہزار پانچ سو ساٹھ ارب کا خسارہ show کیا گیا ہے۔ سات ہزار ارب روپے کا بجٹ ہے، تین ہزار پانچ سو ساٹھ ارب کا خسارہ ہے۔ یہ خسارہ کہاں سے پورا ہوگا۔ یہ بیرون ممالک سے قرض لیا جائے گا، عوام پر ٹیکس لگایا جائے گا، چیزوں کی قیمتوں میں اضافہ کیا جائے گا اور یہ خسارہ نئے نوٹ چھاپ کر پورا کیا جائے گا جس سے ہمہ گیر منگائی کا طوفان آئے گا۔ تو اس بجٹ کا سب سے weak aspect تین ہزار پانچ سو ساٹھ ارب روپے کا خسارہ ہے۔

دوسرا، ایف بی آر کے لئے پانچ ہزار پانچ سو پچاس ارب روپے کا Himalayan target رکھا گیا ہے۔ میں حیران ہوں کہ یہ ایف بی آر جس کا گزشتہ سال کا target چار ہزار چار سو ارب تھا اور اس نے صرف تین ہزار نو سو ارب روپے کا target حاصل کیا۔ چار ہزار چار سو ارب میں تین ہزار نو سو ارب روپے کا target حاصل کرنے والا ایف بی آر اس سال پانچ ہزار پانچ سو پچاس ارب کا target کیسے حاصل کرے گا structural reforms اور کوئی اصلاح کیے بغیر، اس لئے یہ عوام اور اپنے آپ کو دھوکہ دینے کے مترادف ہے۔ اس کا تیسرا weak

aspect یہ ہے کہ Indirect Taxes میں 39% اضافہ ہوا ہے اور Direct Taxes میں 25% اضافہ ہوا ہے۔

جناب چیئر مین! Indirect Taxes بڑے harmful ہیں اور اس کا بوجھ براہ راست عوام پر اور بالخصوص غریب عوام پر پڑتا ہے اس لئے کہ Indirect Taxes ہمارے بچے بسکٹ پر بھی دیتے ہیں، ہمارے بچے ٹائیوں پر بھی دیتے ہیں، ہم بچوں کے دودھ پر بھی Indirect Tax دیتے ہیں۔ Indirect Tax سے غربت بڑھتی ہے اور Indirect Taxes harmful ہیں لیکن easy to collect ہیں اس لئے حکمران آسانی کی طرف جاتے ہیں اور direct tax کی بجائے Indirect Tax net میں اضافہ کیا گیا ہے۔ تو 39% اضافہ Indirect Taxes میں کیا گیا ہے اور صرف 25% اضافہ Direct Taxes میں کیا گیا ہے۔ عملیہ ٹیکسوں والا بجٹ ہے اور غریب اور عوام دشمن بجٹ ہے۔

اس کا چھٹا weak aspect یہ ہے کہ تعلیم کا بجٹ گزشتہ بجٹ کی نسبت 28% کم کر دیا گیا ہے، صحت کا بجٹ گزشتہ بجٹ کی نسبت 21% کم کر دیا گیا ہے۔ دفاع کا بجٹ کم کر دیا ہے۔ یہ حکومت موٹرویز پر تنقید کرتی تھی، یہ حکومت اور نچ لائن ٹرین پر تنقید کرتی تھی۔ یہ حکومت اس کو جنگلا بس کہا کرتی تھی اور کہا کرتی تھی کہ ہم انسانوں پر وسائل لگائیں گے۔ انسانوں پر وسائل لگانے کا یہ حال ہے کہ صحت کا بجٹ 21% کم کر دیا اور تعلیم کا بجٹ 28% کم کر دیا۔ یہ اندھیروں کے سوداگر ہیں اور یہ تاریکیوں کے تاجر ہیں اور یہ ملک کے مستقبل کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔

ہندوستان ایک طرف رائفل طیارے لے رہا ہے، جدید ترین ٹینک لے رہا ہے، اپنے دفاعی بجٹ میں اضافہ کر رہا ہے۔ آپ نے دفاعی بجٹ کو freeze نہیں کیا، آپ نے روپے کی devaluation کر کے اور بجٹ کے مجموعی حجم کو بڑھا کر عملاً defence budget میں cut لگایا ہے۔

جناب چیئر مین! اس کا ایک اور weak aspect یہ ہے کہ حکومت نے وعدہ کیا تھا کہ قبائل کے لئے سوارب روپے سالانہ دیں گے اس کے لئے صرف اڑتالیس ارب روپے رکھے گئے ہیں۔ یہ قبائل کے حقوق پر ڈاکہ ہے۔ شبلی فراز صاحب تشریف رکھتے ہیں، اس بجٹ کے اندر یہ لکھا گیا ہے کہ قبائلی علاقوں کے اندر ایک تو سوارب کی بجائے اڑتالیس ارب روپے، دوسرا یہ کہا گیا ہے کہ قبائلی علاقوں کے

اندر سٹیل ملز کو پانچ سال کے لئے exempt کیا گیا تھا اور وہ exemption ختم کر دی گئی ہے۔ یہ قبائل کے ساتھ ظلم ہے۔ وہاں پہلے ہی انڈسٹری نہیں ہے، وہاں پہلے ہی لوگوں کے پاس روزگار نہیں ہے۔ وہاں جو چھوٹی موٹی صنعتیں ہیں آپ ان کی exemption ختم کر رہے ہیں، ان کے اشتنا کو آپ ختم کر رہے ہیں۔ آپ قبائلی عوام کا معاشی طور پر گلا گھونٹنا چاہ رہے ہیں، ان کو کچلنا چاہتے ہیں۔

جناب چیئر مین! خیبر پختونخوا کے ساتھ ایک اور ظلم یہ کیا گیا ہے کہ جوشندور، گلگت، پتھرال، دیر، سی پیک کا جو alternate route تھا، وہ alternate CPEC ختم کر دیا گیا ہے۔ یہ خیبر پختونخوا کی ترقی پر ڈاکہ ہے اور خیبر پختونخوا کے معاشی حقوق پر ڈاکہ ہے۔ جو سی پیک کا alternate route تھا، جسے منظور کیا گیا تھا، جو حکومت کا وعدہ تھا جو ایک established چیز تھی، گلگت، شندور، پتھرال اور دیر کے راستے، ان کو ختم کر دیا گیا۔ یہ قبائل کے اثنا تالیس ارب روپے، باون ارب جو اس کے بجٹ پر کٹ لگایا گیا ہے، وہاں پر سٹیل انڈسٹری کی exemption ختم کر دی گئی ہے، ان کو جو ٹیکس پر لایا گیا ہے اور سی پیک ختم کر دیا گیا ہے، یہ خیبر پختونخوا کے حقوق پر زیادتی ہے اور یہ ایک اور weak aspect ہے۔

جناب چیئر مین! اس بجٹ کا ساتواں weak aspect یہ ہے کہ اس میں گھی اور چینی پر بھی ٹیکس لگایا گیا ہے اور اینٹ، سریا اور سیمنٹ پر بھی۔ پیٹرول، ڈیزل، گیس اور بجلی کی قیمت تو ویسے بڑھ رہی ہے، جب آپ نے گھی اور چینی کی قیمت بھی بڑھائی تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ عوام کے منہ سے نوالہ چھیننا چاہتے ہیں۔ جب آپ نے اینٹ، سریا اور سیمنٹ کی قیمتیں بڑھائیں، اس کا مطلب ہے کہ آپ عوام کے سروں سے چھت چھیننا چاہتے ہیں تو یہ حکومت نوالہ بھی چھیننا چاہتی ہے اور چھت بھی چھیننا چاہتی ہے۔

اس وقت جو سیمنٹ، اینٹ اور سریے کی انڈسٹری ہے اس کے ساتھ 28 صنعتیں وابستہ ہیں اور وہ ساری متاثر ہوں گی۔ اس وقت صرف اینٹ کے بھٹوں میں ایک کروڑ مزدور کام کر رہے ہیں، جب آپ ان پر ٹیکس لگائیں گے تو ان سب کے رزق پر آپ دراصل ڈاکہ ڈالنا چاہتے ہیں۔

جناب چیئر مین! اس بجٹ کا آٹھواں weak aspect یہ ہے کہ ایک طرف تو ملازمین کو دس فیصد ایڈہاک ریلیف دیا گیا ہے لیکن دوسری طرف یہ کیا گیا ہے کہ پچاس ہزار تنخواہ والوں کو ٹیکس

نیٹ میں لایا گیا ہے تو ایک طرف سے دے کر دوسرے ہاتھ سے لیا گیا ہے اور سرکاری ملازمین کی تنخواہ عملاً کم کر دی گئی ہے۔

اس بجٹ کا آخری اور نواں weak aspect یہ ہے کہ گزشتہ بجٹ کے ایک ہزار سات ترقیاتی منصوبے تھے، ان میں سے ایک سو اکتالیس منصوبے خارج کر دیئے گئے ہیں، دو سو اٹھائیس بند کر دیئے گئے اور ان کی جگہ دو سو اٹھائیس نئے منصوبے شامل کر دیئے گئے لیکن ان منصوبوں کی Central Development Working Party (CDW) سے منظوری نہیں لی گئی جو روایات اور قانون کی خلاف ورزی ہے۔

جناب چیئر مین! اب میں چند تجاویز دینا چاہتا ہوں لیکن اس صورت حال سے واضح ہو گیا ہے کہ بجٹ نہیں ایک بم ہے جس سے ہمہ گیر منگائی آئے گی اور یہ بجٹ آئی ایم ایف کا بجٹ ہے۔ میں چند تجاویز دینا چاہتا ہوں۔ ایک تجویز تو حکومت کو یہ دینا چاہتا ہوں کہ اس بجٹ کو refine کریں اور اس بجٹ کو reform کریں۔ شبلی فراز صاحب بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں مختصر گزارش کروں گا کہ سب سے پہلے تو دستور کے آرٹیکل 38(F) کے تحت سود کا خاتمہ ہونا چاہیے اور سود کے خاتمے کا roadmap ہونا چاہیے۔

یہ کہتے ہیں کہ یہ مدینے کی ریاست ہے تو مدینے کی ریاست کا بھی تقاضا ہے، اگر ہے اور دستور کے آرٹیکل 38(F) کا بھی تقاضا ہے کہ سود کے خاتمے کا roadmap دیا جائے، سود کی موجودگی میں غربت ختم نہیں ہوگی، وسائل کی منصفانہ تقسیم نہیں ہو سکتی۔ اس بجٹ دستاویز کے اندر سود کے خاتمے کا کوئی roadmap ہمیں نظر نہیں آ رہا۔

دوسری تجویز میں یہ دینا چاہتا ہوں کہ نظام زکوٰۃ اور عشر، دستور کے آرٹیکل 31(2c) کے مطابق حکومت کا فرض ہے کہ وہ نظام زکوٰۃ اور عشر نافذ کرے، اس کی طرف پیش رفت ہونی چاہیے۔ جناب چیئر مین! ڈھائی فیصد زکوٰۃ جو آپ مالدار سے لیں گے اور غریبوں کو دیں گے تو پانچ فیصد کا gap مالدار اور غریب کے درمیان کم ہو جائے گا۔ Scientific انداز سے زکوٰۃ اور عشر کی collection اور Scientific انداز سے اس کی غریبوں میں تقسیم سے غربت کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔

تیسری تجویز میں یہ دوں گا کہ Article 160 کے تحت حکومت کا فرض ہے اور دستور کا تقاضا ہے، این ایف سی ایوارڈ نہ دینا بھی اس بجٹ کی دستوری حیثیت پر ایک سوالیہ نشان ہے اور

Article 160(3a) کے اندر کہا گیا ہے کہ ہر ایوارڈ میں صوبوں کا حصہ بڑھے گا۔ صوبوں کا حصہ نہ بڑھا کر بھی صوبوں کا معاشی قتل کیا جا رہا ہے۔ میں چوتھی تجویز یہ دوں گا کہ direct taxation کو زیادہ کر دیا جائے، indirect taxation جو یہ کر رہے ہیں، اس کا سلسلہ کم کر دیا جائے۔ جب تک direct taxation کا سلسلہ بڑھے گا، پاکستان کی معیشت ICU سے نہیں نکل سکتی، ventilator سے نہیں اتر سکتی، اس لیے direct taxation کا GDP tax to ratio بجٹ دستاویز کے مطابق صرف 11% ہے جو بہت کم ہے۔ اس لیے direct taxation کے نظام کو وسعت دینی چاہیے۔ حکمرانوں کو خود مثال بننا چاہیے۔ ایف بی آر نے جو آخری ٹیکس directory شائع کی ہے، اس tax directory کے مطابق سیاستدانوں نے جو ٹیکس دیا ہے، اس ٹیکس میں ہمارے وزیراعظم صاحب جو کہ 400 کنال کے گھر میں رہتے ہیں اور ریاست مدینہ کی بات کرتے ہیں، وہ ایک لاکھ تین ہزار روپے ٹیکس دیتے ہیں۔ حکمرانوں کو خود ٹیکس دینے کے لیے مثال بننا چاہیے۔ اس کے بعد پھر عوام ٹیکس دیں گے۔

پانچویں تجویز یہ ہے کہ amnesty scheme ظالمانہ scheme ہے، یہ حلال رزق کمانے والوں کی توہین ہے۔ یہ taxpayers کے منہ پر طمانچہ ہے۔ Amnesty scheme کے بجائے چوروں کو پکڑا جائے اور اپنے چوروں کو بھی پکڑا جائے، اپنی صفوں میں موجود جو black money والے ہیں، جو چور ہیں، جنہوں نے قومی معیشت پر ڈاکہ ڈالا ہے، ان کو بھی پکڑا جائے۔ Across the board accountability کی جائے، کوئی amnesty scheme نہ دی جائے۔ یہ ظلم ہے، یہ قانون کے خلاف ہے، یہ عوام کی توہین ہے، یہ حلال رزق کمانے والوں کی بے عزتی ہے۔ Amnesty scheme کے بجائے چوروں پر ہاتھ ڈالا جائے اور ان سے قومی دولت کو واکرا کیا جائے۔

چھٹی تجویز یہ دوں گا کہ صنعتی شعبے کو اٹھایا جائے، زرعی شعبے کو اٹھایا جائے، ان شعبوں کو اٹھائے بغیر پاکستان ترقی نہیں کر سکتا۔

جناب چیئرمین! میری آخری تجویز یہ ہے کہ اس وقت پاکستان کی unrecorded economy ایک اندازے کے مطابق 45% ہے، جس کو fake economy کہا جاتا ہے، جس کو shadow economy کہا جاتا ہے۔ unrecorded economy 45% کو

record کرنے کے لیے، اس کو حکومت کی نظر میں لانے کے لیے اس بجٹ دستاویز میں ہمیں کوئی roadmap نہیں ملتا۔ جب تک ہم یہ اقدامات نہیں کریں گے، پاکستان کی معیشت آگے نہیں بڑھ سکتی۔ میں نے پہلے بھی charter of economy کی بات کی ہے، آج بھی بات کرتا ہوں۔ تمام سیاسی جماعتوں کو across the board مل کر ایک charter of economy دینا چاہیے۔ معیشت اس حکومت کے کرنے کا کام نہیں، ان سے دس ماہ میں معیشت بہت زیادہ خراب ہو گئی ہے۔ اس حکومت نے جو بجٹ دیا ہے، سادہ الفاظ میں، this budget is the IMF, by the IMF and for the IMF یہ IMF کا بجٹ ہے۔ IMF کے اہلکاروں کے ذریعے سے ہے اور IMF کے مفادات کے تحفظ کے لیے ہے۔ عوام کے لیے اس میں کچھ نہیں ہے۔ اس لیے میں اس بجٹ کو مسترد کرتا ہوں۔ حکومت سے مطالبہ کرتا ہوں کہ جو تجاویز میں نے دی ہیں، ان تجاویز کے ذریعے اس بجٹ میں اصلاحات کریں، ورنہ یہ بجٹ عملاً پاکستان کے غریب عوام کی چیخیں نکال دے گا اور پاکستان کے عوام کو بڑی تیزی کے ساتھ poverty line سے نیچے دھکیل دے گا۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئر مین: شکریہ۔ سینیٹر اسد علی خان جونجو۔

Senator Muhammad Asad Ali Khan Junejo

سینیٹر محمد اسد علی خان جونجو: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ، جناب چیئر مین! یہ ایک نیا بجٹ ہے۔ اس حکومت کو تقریباً ایک سال گزر گیا ہے۔ اس ایک سال میں پاکستان پر، عوام پر کیا گزری ہے۔ میں اس بجٹ کو، not as an economic expert which I am not, political زاویے سے دیکھوں گا۔ کیا بجلی منگی نہیں ہوئی؟ کیا گیس ایک دم سے ان مہینوں میں منگی نہیں ہوئی؟ کیا پیٹرول اور چینی اوپر نہیں گئی؟ کیا روپے کی devaluation نہیں ہوئی؟ مہنگائی آسمان کو چھو رہی ہے اور غریب آدمی کی کمر ٹوٹ گئی ہے۔ باہر کی investment پاکستان میں آنا تقریباً بند ہو چکی ہے۔

آج سے چھ، آٹھ مہینے پہلے کچھ senior سیاستدان بیٹھے تھے، میں بھی وہاں پر موجود تھا۔ یہ discuss ہوا کہ 2014 میں جس طرح سے پی ٹی آئی نے ایک سال کے اندر حکومت کے خلاف agitation اور دھرنے شروع کیے تو کیا ابھی اپوزیشن کو کرنا چاہیے۔ ان senior سیاستدانوں

ہے، وہ سوچ سمجھ کر درمیانہ راستہ نکالتا جس میں معیشت بھی اتنی خراب نہ ہوتی اور عوام کو بھی اتنی تکلیف نہ ہوتی۔

آئی ایم ایف ایک بہت بڑا سوال ہے کہ اس کے ساتھ ہو کیا رہا ہے۔ حکومت کے ranks کے اندر IMF کے package پر سوال اٹھ رہے ہیں، even the Cabinet is not clear that what is going to happen with IMF. Cabinet چھوڑیں، ہمارے former Finance Minister نے بھی کچھ عرصہ پہلے یہ بیان دیا ہے کہ آئی ایم ایف سے package لینے میں پارلیمان کو اعتماد میں لیا جائے۔ اس میں کیوں اتنی خاموشی ہے؟ کیوں وہ چیز سینٹ اور قومی اسمبلی میں نہیں لائی جا رہی ہے؟

جناب والا! میں آج اس چیز کا ذکر کرنا ضروری سمجھوں گا کہ یہ حکومت الیکشن process کے ذریعے آئی ہے، یہ جو بجٹ بنا ہے اس حکومت نے بنایا ہے۔ الیکشن کو ایک سال ہونے کو آیا ہے، آیا وہ الیکشن fair and free ہوئے تھے، یہ chapter ابھی تک بند نہیں ہوا۔ سینٹ کی Interior Committee جس میں، میں بھی ممبر ہوں، پی ٹی آئی کے ممبران تھے وہاں پر ہم نے بڑا کام کیا، وہاں پر ہم نے کچھ grey areas بھی دیکھے۔ اس کمیٹی کی کچھ limitations تھیں ہم اس سے آگے نہیں جاسکتے تھے۔ ہمارے سینئر صاحبان بیٹھے ہوئے ہیں انہوں نے بھی ایک سینئر آفیسر پر اعتراض اٹھایا کہ مجھے اس کی کارکردگی پر بھی اعتراض ہے، وہ اس پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں جو پارٹی الیکشن کے بعد حکومت میں آئی تھی۔ انہوں نے خود point out کیا کہ اس آدمی کو suspend کیا جائے، پھر کمیٹی نے اس کی suspension کا decide نہیں کیا لیکن اگر حکومت کے ممبران خود اس الیکشن پر سوالیہ نشان لگا رہے ہیں تو کیا وہ الیکشن شفاف تھے۔ اس کے نتیجے میں پارلیمانی کمیٹی بنی، جس میں دونوں ایوانوں کے اراکین تھے، میں اس کا بھی ممبر ہوں۔ Chairman of this committee belongs to Government and a sub-committee was also formed and again the Chairpersonship of the sub-committee was given to the Government side. کہوں گا کہ ان کا نمائندہ وہاں پر ہونا چاہیے تھا، وہ نمائندہ بیٹھ کر دیکھے کہ کہیں یہ لوگ کچھ گڑبڑ تو نہیں کر رہے بجائے اس کے کہ سارا کنٹرول دیا جائے to the Government side بھی پانچ مہینے ہونے والے ہیں اس کمیٹی نے دوبارہ میٹنگ نہیں کی۔ Last meeting was held on

the 30th January میں تو نہیں دیکھ رہا کہ اس کمیٹی کا کوئی رزلٹ پانچ سالوں میں آئے گا یا اس کی investigation آگے چلے گی۔ میں تو حکومت کو یہ advise کروں گا کہ یہ جو ایک سوالیہ نشان fair and free election کا چل رہا ہے، آپ خدا کے لیے speed up کریں، اس کو ایک طرف کریں۔ اگر آپ سمجھتے ہیں الیکشن fair and free ہوئے تھے تو اس کو ایک طرف کر دیں تاکہ بہتان اتر جائے

but everybody has doubts, everybody has doubts about fair and free elections. I am sure this Committee is not going to decide very soon about what happened last year in the elections.

جناب والا! میں اپنے پڑوسی ممالک کے لیے کہوں گا کہ پاکستان اور چین کے دیرینہ تعلقات ہیں، مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ future میں کیا ہوں گے۔ پاکستان میں اس وقت کافی controversial چیزیں CPEC کے حوالے سے چل رہی ہیں۔ اگر ہم نے اس کو بردباری کے ساتھ handle نہ کیا تو ہمارے پرانے ہمسائے دوست کے ساتھ تعلقات خراب ہو سکتے ہیں اور بہت بری طرح ہو سکتے ہیں۔ خدارا! اس کے لیے حکومت توجہ دے اور اس کو seriously آگے چلائیں۔ ہماری حکومت نے تو یہ بھی بیان دیا کہ ایران کے اندر جو دہشت گردی ہوئی اس میں پاکستان کی سرزمین استعمال ہوئی۔ یہ کوئی چھوٹا بیان نہیں تھا، یہ صرف پاکستان اور ایران کے تعلقات خراب کرنے کے لیے کافی نہیں تھا، اس میں Western World جو ہمیں do more کی بات کرتے ہیں، جو ہم پر بہتان لگاتے ہیں کہ پاکستان shelter دے رہا ہے حالانکہ نہ ہمارا مذہب یہ allow کرتا ہے نہ پاکستانی عوام یہ allow کرتی ہے کہ دہشت گردی پاکستان کے اندر پلے۔ انہوں نے یہ بیان دے کر خود، پاکستان کی حکومت اور پاکستان کی عوام کو پریشانی میں ڈال دیا کہ پاکستان کی سرزمین ایران میں attack کے لیے استعمال ہوئی ہے۔ میں یہ کہوں گا، خدارا! عقل کیجیے، سمجھ سے کام چلائیے، حکومت چلانا آسان نہیں ہے۔

جناب والا! فروری میں ہندوستان نے پاکستان کے ساتھ کیا کیا، ہم ہندوستان کو کہہ رہے ہیں کہ آپ ہماری fair space استعمال کریں، ہم ان کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھا رہے ہیں۔ For God's sake we understand it is a very big country in terms

of land and in terms of population, it is the economic giant of this area. اس سے ہماری دشمنی ہے۔ ہم اس سے being a nuclear nation کمزور نہیں ہیں، جہاں پر نیوکلیر issue آ جاتا ہے، وہ ممالک جن کے پاس نیوکلیر پاور ہے وہ ایک دوسرے کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھتے ہیں۔ ہمیں کہیں بھی نرمی کرنے کی، کہیں بھی جھکنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر ہم ان کو offer کرتے ہیں تو کسی understanding کے ساتھ ہو جو graceful لگے۔ اس طرح سے ہماری عوام، ہمارا پاکستان، ہمارے ملک کی سادھ نیچے نہیں ہونی چاہیے۔ ہندوستان کے ساتھ آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر پاکستان کو دیکھنا چاہیے۔

جناب والا! بجٹ کے حوالے سے میں تنخواہ دار طبقے کا ضرور ذکر کروں گا۔ تنخواہ دار طبقے کی جو taxable limit تھی previously that was 12 lac اس کو دوبارہ چھ لاکھ پر کر دیا ہے۔ میں اس کو recommend کروں گا اس کو دوبارہ بارہ لاکھ پر کر دیا جائے، یہ وہ لوگ ہیں جو ہمارے offices میں بیٹھ کر آپ کے، ہمارے سب کے کام کرتے ہیں۔ ایک بار جب آپ نے بارہ لاکھ والا benefit دیا۔ it should be restored back. پاکستان کی ریڑھ کی ہڈی سمجھی جاتی ہے۔ آپ ٹیکسٹائل کی بات کریں، اس سے related اور انڈسٹریوں کی بات کریں لیکن وہ شروع زراعت سے ہوتی ہے۔ 70% of your country is dependent upon agriculture. اس کے incentives ہٹا دیئے گئے ہیں۔ آپ اس وقت DAP دیکھیں، یوریا دیکھیں، ان limits پر ہے جو پہلے کبھی بھی نہیں رہی۔ آپ مہربانی کر کے زراعت کے packages کو review کریں اور ان کو incentives دیں، جس سے ملک آسانی سے آگے چلے۔

جناب والا! صحت اور تعلیم، لوگ ہم پرنس رہے ہیں، باہر کے ممالک ہم پرنس رہے ہیں، جو ملک اپنی تعلیم پر کٹ لگا رہا ہے، صحت پر کٹ لگا رہا ہے وہ ملک آگے کیسے چلے گا، اس میں نئے پڑھ لکھے لوگ کیسے آئیں گے۔ ان دونوں سیکٹروں میں جو کٹ لگائے گئے ہیں ان کو واپس کیا جائے۔ دفاع، اس کو جو freeze کیا گیا ہے یہ freeze نہیں ہوا، devaluation of rupees and inflation ان دونوں کو پچھلے سال کے مطابق compare کریں گے تو یہ آپ نے ڈیفنس کے

بجٹ کو cut کیا ہے۔ ایک طرف سے Eastern border and Western border پر tension ہے، اس میں فوج کو کم کر رہے ہیں کہ آگے، آگے رہیں، اس کے ساتھ ساتھ آپ ان کے بجٹ کو کم کر رہے ہیں۔ میں یہ کہوں گا کہ defence budget must be reviewed and it should have a proper raise, so that our army should be well equipped to defend our country. circular railway کا ایک پراجیکٹ ہے جو اس وقت ٹھنڈا ہے، میں یہ کہوں گا کہ حکومت اس کو دیکھے۔ کراچی میں دو کروڑ عوام رہتی ہے، بسوں کے اوپر، گاڑیوں کے اوپر چڑھ کر لوگ دفاتر جاتے ہیں، Circular railway کو ترجیحی بنیادوں پر دیکھا جائے، اس کے لیے بجٹ میں extra پیسے رکھے جائیں جس سے کراچی کے لوگوں کو آسانی ہو۔

جناب والا! ہم پاکستان میں صاف ہوا دینے کے لیے کوششیں کر رہے ہیں، ہماری سینیٹ کی سٹینڈنگ کمیٹی بھی کوشش کر رہی ہے، اس بجٹ میں کوئی خاطر خواہ چیز نظر نہیں آئی apart electric cars ہیں، ان کو ترجیح دیں۔ میں پچھلے دنوں سینیٹ میں لایا تھا tailpipe emissions جو دھوئیں کو کنٹرول کرنے کے لیے ہے، اس پر ابھی کمیٹی میں کام ہو رہا ہے، آپ کے پاس لے کر آئیں گے لیکن this will be extra help for keeping our environment clean. I would suggest the Government to give incentive to hybrid cars and electric cars which are low price automobiles and not very expensive ones. کے ساتھ ساتھ ملک کی ساری صورت حال دیکھ کر، جو ملک کی صورت حال ہے اللہ پاک پاکستان کو اور پاکستان کی جمہوریت کو چلائے۔ میری نظر میں یہ سب سے اہم چیز ہے کہ پاکستان کی جمہوریت پر آنچ نہیں آنی چاہیے۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ، FATA Chamber of Commerce کے کچھ نمائندگان تشریف رکھتے ہیں، ہم انہیں خوش آمدید کہتے ہیں۔

The House stands adjourned to meet again on Tuesday, the 18th June, 2019, at 04.30 p.m.

*[The House was adjourned to meet again on Tuesday, the
18th June, 2019, at 04.30 p.m.]*

Index

Senator Mian Muhammad Ateeq Shaikh.....	26
Senator Muhammad Javed Abbasi.....	3, 4
سینیٹر چوہدری تنویر خان.....	12
سینیٹر ڈاکٹر سکندر میندھرو.....	18, 23
سینیٹر محمد جاوید عباسی.....	3, 4
سینیٹر مشتاق احمد.....	28, 29
سینیٹر میاں محمد عتیق شیخ.....	24
سینیٹر نعمان وزیر خٹک.....	5, 10, 11
سینیٹر محمد اسد علی خان جونجو.....	36